غیر مقلدوں کے فریب

از قلم مفتی جلال الدین امجدی صاحب



ناشر تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

اپنے گھروں کو گمراہی سے بچایئے

محترم قارئین کرام!

اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے گھروں میں عورتیں مختلف موقعوں پر مختلف چھوٹی چھوٹی کتابیں اور رسالے پڑھتی ہیں مثلاً ایک بی بی کی کہانی، دس بیبیوں کی کہانی، سیدہ کی کہانی، ایک معجزہ، دو چار یا دس معجزے، امام جعفر صادق کی کونڈے کی کہانی اور نورنامہ وغیرہ وغیرہ۔

ان میں بعض کتابیں تو صحیح نہیں اور بعض کی کوئی حقیقت ہی نہیں بلکہ حقیقت سے کوسوں دور ہیں اور یہ سب غلط کتابیں ہمارے معاشرے میں گمراہی پھیلا رہی ہیں۔ ان کی اشاعت یا تو چند تجارتی ادارے محض چند ٹکے کمانے کی خاطر کر رہے ہیں یا بد عقیدہ لوگوں کی طرف سے شائع ہو کر عوام الناس میں گمراہی پھیلانے کی مذموم سعی کی جا رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں ان غلط، بے حقیقت اور گمراہ کتابوں سے اپنے گھروں کو بچانا چاہئے اور ان کی روک تھام کے لئے ان تمام کتابوں اور غلط لٹریچر کو مسترد کر دینا چاہئے تاکہ معاشرے میں اس گمراہی کا خاتمہ ہو سکے۔

امید ہے کہ ہمارے قارئین کرام ہماری اس نیک سعی میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

یر مقلدین نام نہاد اہلحدیث | **بمقابلہ** | **قرآن و حدیث**

امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے

[illegible]: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پ۹، آیہ ۲۰۴)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ کنزالایمان

احادیث مبارکہ

۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو بے شک امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ ([illegible])

۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔" (مسلم شریف [illegible])

مندرجہ بالا آیت قرآنی، احادیث مبارکہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ غیر مقلدین نام نہاد اہلحدیث [illegible] اللہ عزوجل اور رسول کریم ﷺ کے فرمان کے خلاف ہے جبکہ الحمد للہ ہم اہلسنت وجماعت کا مذہب قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

میٹھادر کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

کتاب کا نام : غیر مقلدوں کے فریب

مصنف : مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام : محمد عبدالحبیب قادری برکاتی

صفحات : 80

سن اشاعت : صفر المظفر ۱۴۲۴ھ، اپریل 2003ء

تعداد : دو ہزار (۲۰۰۰)

سلسلہ مفت اشاعت : پینتالیس (45)

ناشر : تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان، کھارادر کراچی۔

عرض ناشر

"غیر مقلدوں کے فریب" آپکے ہاتھوں میں ہے جو "مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب" کی تصنیف ہے۔ تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان کی جانب سے ۱۰۰ سے زائد کتب اور رسائل ہزاروں کی تعداد میں بالکل مفت تقسیم کیے گئے ہیں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سلسلہ مفت اشاعت کو مزید ترقی دینے کے لیے آپ ہمارے ساتھ بھرپور مالی تعاون فرمائیں۔ شکریہ۔

عبدالعزیز

جنرل سیکریٹری

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

کھارادر کراچی۔

انتساب

ان تمام مسلمانوں کے نام جو سواد اعظم اہلسنت وجماعت ہیں اور ائمہ اربعہ حضور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ، حضور سیدنا شافعی، حضور سیدنا امام مالک یا حضور سیدنا امام احمد بن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دامن سے وابستہ ہو کر ان کی کرتے ہیں اور غیر مقلدوں سے دور رہتے ہیں۔

اور

شعیب الاولیاء حضور سیدنا شاہ محمد یار علی صاحب الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۳۸۷ھ) کے نام جنھوں نے اپنے ہدایت اور عظیم دینی ادارہ دار العلوم فیض الرسول ام سے شمال مشرقی یوپی میں غیر مقلدیت کے بڑھتے سیلاب کو روک دیا۔

جلال الدین احمد امجدی

فہرست مضامین

نگاہِ اولیں

غیر مقلد جو اپنے آپ کو اہل حدیث اور سلفی کہتے ہیں وہ اپنا
مذہب پھیلانے کے لئے عرب ملکوں سے پیسے لاکر آئے دن
نئے نئے فتنے کھڑے کرتے رہتے ہیں۔ انھیں فتنوں میں سے
ایک کتاب حقیقۃ الفقہ بھی ہے جو غیر مقلد مولوی یوسف جے پوری
کی تصنیف ہے اور دوسرے غیر مقلد مولوی داؤد کی تصحیح واضافے
کے بعد بمبئی سے شائع ہوئی ہے اور شروع سے آخر تک مکر وفریب
سے بھری ہوئی ہے۔

چند سال قبل اس کتاب کے فریب کو ظاہر کرنے کے لئے مجھ سے
کہا گیا لیکن میں اپنی مصروفیات کے سبب اس کی طرف توجہ نہ کر سکا۔ مگر
ابھی جلد ہی جب غیر مقلدوں نے تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑنے
کا فتنہ اٹھایا تو ہم ان کے کفری اور گمراہ کن عقیدے اس کتاب میں
لکھ دیئے، ان کی مکاریوں کے پردے چاک کر دیئے، ان کے پوشیدہ
راز ظاہر کئے اور آخر میں کتاب مذکور حقیقۃ الفقہ کے چالیس فریب بھی
لکھ دیئے تاکہ مسلمان اس گمراہ فرقہ سے دور رہیں، ان کے فتنے میں نہ پڑیں
اور نہ اس نئے مذہب کی سہولتیں دیکھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید
بنائے انھیں غیر مقلدوں کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور میرے لئے
اس کو توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی
۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ ۶ جولائی ۹۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یہ امت تہتّر مذہبوں میں بٹ جائے گی

جن میں صرف ایک مذہب جنتی ہوگا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔

بنی اسرائیل بہتّر مذہبوں میں بٹ گئے [illegible] امت تہتّر مذہبوں میں بٹ جائے گی [illegible] مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذہب والے [illegible] صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا [illegible] (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ ایک مذہب [illegible] (جنتی) ان کی پہچان کیا ہے؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ [illegible] نے فرمایا وہ لوگ اسی مذہب پر قائم [illegible] میں ہوں اور میرے صحابہ [illegible]

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ امت تہتّر مذہبوں میں بٹے گی لیکن ان میں صرف ایک مذہب والے [illegible] ہوں گے باقی سب جہنمی ہوں گے ـــــ اور جنتی مذہب والوں کی پہچان [illegible] کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم [illegible] کے نقشِ قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے۔

تصرف و اختیار کے متعلق حضور و صحابۂ کرام کا عقیدہ

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔

[illegible] أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ [illegible] فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا۔

کہ (مکہ) والوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو حضور نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انہیں دکھایا یہاں تک کہ مکہ والوں نے حرا پہاڑ کو چاند کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا [illegible]

(۲) اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا [illegible] حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک [illegible] تھا جس سے آپ نے وضو فرمایا تو لوگ آپ کی طرف دوڑے۔ حضور نے فرمایا [illegible]ت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی [illegible] ہے مگر یہی جو آپ کے سامنے ہے۔

[illegible] يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ [illegible] أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَشَرِبْنَا [illegible] قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا [illegible] أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ [illegible]

تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ اس پیالہ میں رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پانی ابلنے لگا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم تمام لوگوں نے پیا اور وضو کیا۔ حضرت سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا۔ اس وقت ہم پندرہ سو تھے۔ (بخاری شریف جلد اول [illegible])

(۳) اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر [illegible] فتح عطا فرمائے گا۔ لوگ ساری رات حسرت میں رہے کہ دیکھئے صبح کس خوش [illegible] جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ تمنا لئے ہوئے حضور صلی اللہ [illegible] علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو۔ آپ نے فرمایا

أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَجَاءَ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ۔

علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے [illegible] ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا [illegible] انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے [illegible] میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے [illegible] اس طرح تندرست ہو گئے جیسے انہیں کوئی [illegible] نہیں ہوئی تھی (بخاری شریف جلد [illegible])

(۴) اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب [illegible] عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو رافع یہودی کو (جو حضور صلی اللہ تعالیٰ [illegible] کا بڑا دشمن تھا) قتل کرنے کے بعد اس کے اونچے مکان سے اترنے لگے تو زینے [illegible] گر گئے اور ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ انہوں نے اسی وقت گرم گرم اپنی پگڑی سے [illegible] لی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا سارا ماجرا بیان [illegible] فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔

أُبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ۔

اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا تو حضور [illegible] اس پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا تو ایسا اچھا [illegible] سرے سے کوئی تکلیف ہی نہ ہوئی تھی [illegible] جلد ۲ [illegible]

[illegible] اور حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ [illegible] پاس ایک بکری ہدیۃً بھیجی گئی۔ میں نے اسے ہانڈی میں ڈالا پھر رسول اللہ [illegible] تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ فرمایا ابو رافع یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ بکری ہے [illegible] ہدیۃً ملی ہے۔ پھر ہم نے اسے ہانڈی میں پکایا۔ حضور نے فرمایا اے ابو رافع! [illegible] دست دو۔ میں نے دست پیش کر دیا۔ پھر فرمایا دوسرا دست بھی دو۔ میں [illegible] دوسرا دست بھی پیش کر دیا۔ پھر فرمایا اے ابو رافع! اور دست لاؤ۔ عرض کیا [illegible] اللہ بکری کے دو ہی دست ہوتے ہیں۔

[illegible] لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ [illegible] ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ۔

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم چپ رہتے تو تم کو دست پر دست دیتے رہتے جب تک چپ رہتے (احمد، دارمی، مشکوٰۃ [illegible])

[illegible] اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔

[illegible] لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِي [illegible] الذَّهَبِ۔

اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۲۱)

[illegible] اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی [illegible] تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! خدائے تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ [illegible] اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا [illegible] حج فرض ہے؟

[illegible] لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ [illegible] لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا۔

فرمایا اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال حج فرض ہو جائے اور اگر ہر سال فرض ہو جائے تو تم اسے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے (احمد، نسائی، دارمی، مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۲)

کسی چیز کو حق جان کر دل میں جمائے ہوئے یقین کو ایمان و عقیدہ کہتے ہیں…
تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح خدائے تعالیٰ کی وحدانیت…
اپنی رسالت پر ایمان و عقیدہ رکھتے ہیں اسی طرح اس بات پر بھی وہ عقیدہ…
ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے عالم میں تصرف کی قوت بخشی ہے۔ اسی لئے…
کفار مکہ کے مطالبہ پر اشارہ فرما کر چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔ اگر حضور کا ایسا عقیدہ…
ہوتا تو اشارہ کرنا تو بہت بڑی بات ہے آپ ایک لمحہ کے لئے اسے سوچ بھی…
سکتے تھے۔ اور ضرورت پر انگلیوں کی گھائیوں سے دریا بہا کر حضور صلی…
تعالیٰ علیہ وسلم نے عملی طور پر اپنا یہ عقیدہ ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس…
وقوت بخشی ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں لعاب دہن (تھوک) لگا کر…
عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی پر دست مبارک پھیر…
واضح طور پر اپنا یہ عقیدہ ثابت کر دیا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے تصرف کی وہ قوت…
فرمائی ہے کہ میں اپنے تھوک سے بیماریاں دور کر دیا کرتا ہوں۔ اور ٹوٹی ہو…
ہڈی پر صرف اپنا ہاتھ پھیر کر بغیر پلاسٹر کے فوراً صحیح کر دیتا ہوں۔ اور حضرت…
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف لفظوں میں اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا کہ اگرچہ ایک…
میں دو ہی دست ہوتے ہیں لیکن میں طلب کرتا رہوں اور پیش کرنے وا…
کا ارادہ کرتا رہے تو ایک ہی بکری کے گوشت سے ہزاروں دست موجود ہو…
رہیں گے۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واضح الفاظ میں اپنے…
عقیدہ سے آگاہ فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے وہ اختیار عطا فرمایا ہے کہ…

(۱) غیاث اللغات ص ۳۴۷ میں ہے عقیدہ چیزے راحق دانستہ در دل خود محکم گرفتن ۱۲

…ہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
…بہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے وہ
…عطا فرمایا ہے کہ اگرچہ حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے لیکن اس سوال
…کیا ہر سال حج فرض ہے؟ اگر میں ہاں کہدوں تو ہر سال حج فرض ہو جائے۔

…اور حضرت انس، حضرت جابر، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن
…س وغیرہ جن صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مذکورہ بالا حدیثوں کو روایت کیا
…معلوم ہوا کہ ان کو بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پیارے مصطفےٰ
…للہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم میں تصرف کرنے کا اختیار بخشا ہے۔ اگر صحابۂ کرام کا
…عقیدہ نہ ہوتا تو وہ ان حدیثوں کو بیان ہی نہیں کرتے۔

تصرف و اختیار کے متعلق غیر مقلدوں کا عقیدہ

تصرف و اختیار کے بارے میں غیر مقلدوں کا عقیدہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
…ور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عقیدے کے خلاف ہے۔ جیسا کہ ان
…پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع قیومی کانپور کے
…پر لکھا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی
…پر لکھا کہ چھوٹے بڑے سب اس کے بندے عاجز ہیں عجز میں برابر۔ پھر
…پر لکھا کہ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا سو ان میں
…بڑائی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف
…...... اس بات کی ان میں کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تصرف
…کی کچھ قدرت دی ہو۔

اور پھر اسی صفحہ ۱ پر لکھا کہ سب بندے بڑے اور چھوٹے عاجز ہیں اور بے [اختیار]
اور صفحہ ۱۹ پر لکھ دیا کہ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے ......
پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے۔ اور پھر صفحہ ۲۸ پر یوں لکھا کہ جس
کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ پھر صفحہ ۳۰ پر لکھا کہ رسول کے چاہنے سے
کچھ نہیں ہوتا۔ اور پھر صفحہ ۴۲ پر لکھا کہ اولیاء انبیاء ...... جتنے اللہ کے مقرب
ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز۔

تقویۃ الایمان کے مذکورہ بالا عبارتوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ تصرف و
اختیار کے متعلق جو حضور اور صحابہ کا عقیدہ ہے غیر مقلدوں کا عقیدہ اس کے خلاف
ہے۔ اور یہی ان کے جہنمی فرقہ ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔

رسول کی عزت اور علم غیب وغیرہ کے متعلق

حضور وصحابۂ کرام کے عقیدے

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم)

خدائے تعالیٰ نے پارہ ۲۸ ر میں ارشاد فرمایا۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے (سورۂ منافقون۔ آیت ۸)

اور پارہ ۳۰ ر میں ارشاد فرمایا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا (سورۂ الم نشرح۔ آیت ۴)

اور پارہ ۲۲ ر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔

اور موسیٰ علیہ السلام اللہ کے یہاں عزت والے ہیں (سورۂ احزاب۔ آیت ۶۹)

اور پارہ ۳ ر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا۔

وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

عیسیٰ علیہ السلام دنیا و آخرت میں عزت والے ہیں (سورۂ آل عمران۔ آیت ۴۵)

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور صفوں کے آخر میں ایک شخص تھا جس نے نماز بری طرح پڑھی جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اسے آواز دی کہ اے فلاں کیا اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کیا تو نہیں دیکھتا۔ کیسے نماز پڑھتا ہے؟ تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ تم کرتے ہو کوئی عمل مجھ سے چھپا رہتا ہے۔ خدا کی قسم میں پیچھے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے آگے دیکھتا ہوں (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۰)

غور کریں۔ حدیث شریف میں فِيْ مُؤَخَّرِ الصَّفِّ نہیں ہے کہ پہلی صف کے پیچھے شخص مذکور تھا تو حضور نے آنکھ کے کونے سے اس کو دیکھ لیا بلکہ فِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ ہے۔ یعنی وہ شخص آخری صف میں تھا لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے سے اس کو دیکھ لیا۔

(۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَاللهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ۔

خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ میں پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری شریف جلد اول ص [illegible] و [illegible])

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مدینہ یا مکہ کے باغوں میں سے کسی باغ میں تشریف لے گئے دو آدمیوں کی آواز سنی جن پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے مگر کسی بڑی بات پر نہیں، پھر فرمایا ہاں خدائے تعالیٰ کے نزدیک بڑی بات ہے ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا (بخاری شریف جلد اول ص [illegible])

(۴) اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللهَ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔

اللہ نے میرے لئے دنیا کے پردے اٹھا دیئے ہیں تو میں دنیا کو اور جو کچھ بھی اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنی اس ہتھیلی کو (زرقانی علی المواہب جلد [illegible] ص [illegible])

(۵) اور حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ

بیشک خدائے تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام

تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ۔

کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔ تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں (ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

(۶) اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔

خدائے تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا زمین پر کھانا حرام فرمایا ہے (ابو داؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۱۲۰)

اللہ تعالیٰ کے فرمان پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ دوسرے مسلمانوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ تو قرآن مجید کی مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک میری عزت ہے بلکہ میری وجہ سے مسلمانوں کی بھی عزت ہے۔ اور خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں میرا وہ مرتبہ ہے کہ اس نے میری رضا کے لئے میرے ذکر کو بلند فرمایا۔ اور حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ وغیرہ سارے انبیائے کرام خدائے تعالیٰ کے نزدیک دنیا و آخرت میں عزت و عظمت والے ہیں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

اور مذکورہ بالا حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے صاف لفظوں میں اپنا یہ عقیدہ واضح فرمایا کہ جیسے میں آگے دیکھتا ہوں ویسے ہی پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ میرے دیکھنے کے لئے کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ یہاں تک کہ خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے وہ بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں بلکہ زمین کے اندر آدمیوں پر ہونے والے عذاب کو بھی دیکھتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ ان پر عذاب کیوں ہو رہا ہے۔

اور چوتھی حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس عقیدہ کو واضح
میں بیان فرمایا کہ قیامت تک ہونے والے سارے واقعات کو میں ایسے دیکھ
جیسے اپنی ہتھیلی کو۔ یعنی میں غیب جانتا ہوں۔ اور مذکورہ بالا حدیثوں کو روا
کرنے والے صحابۂ کرام کا بھی یقیناً یہی عقیدہ ہے۔

اور اگر کبھی کوئی غیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں بتایا تو اس
کہ یا تو اس کا ظاہر کرنا مصلحت کے خلاف تھا اور یا تو حضور کی اس پر توجہ نہیں
جیسے کہ اسٹیشن پر ٹرین کی آمد ورفت کا چارٹ نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے
ٹرین کا وقت آدمی جاننا چاہتا ہے جب تک کہ اس پر توجہ نہیں ہوتی نہیں
پاتا ہے۔

اور آخر کی دونوں حدیثوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحا
عقیدہ واضح طور پر معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ
اس لئے کہ اللہ نے زمین پر ان کے جسموں کا کھانا حرام فرمادیا ہے۔

انبیاء کو بھی موت آنی ہے | مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
بس اسی آن کے بعد ان کی حیات | مثل سابق وہی جسمانی ہے

رسول کی عزت اور علم غیب وغیرہ کے متعلق
غیر مقلدوں کے عقیدے

رسول کی عزت کے متعلق غیر مقلدوں کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔ ان کے
اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع قیومی کانپور کے صفحہ پر لکھا
جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار

ذلیل ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی ساری
مخلوقات میں سب سے بڑے مخلوق ہیں۔ جو حضور کو سب سے بڑا مخلوق نہ مانے
وہ مسلمان نہیں۔ اور دوسرے انبیاء و اولیاء وغیرہ حضور سے چھوٹے مخلوق ہیں۔
تو تقویۃ الایمان جو انبیاء اور اولیاء کی شان گھٹانے کے لئے لکھی گئی ہے اس کی
مذکورہ بالا عبارت کا یہ مطلب ہوا کہ انبیاء اور اولیاء میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ
کی شان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے یعنی چمار کی بھی کچھ نہ کچھ تھوڑی
بہت عزت اللہ کی شان کے آگے ہے لیکن حضور سید عالم اور دوسرے انبیاء و
اولیاء کی اللہ کی شان کے آگے اتنی بھی عزت و وقعت نہیں جتنی کہ ایک چمار
کی عزت و وقعت ہے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۸ پر تو صاف لفظوں میں لکھ دیا
کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (العیاذ
باللہ تعالیٰ)

اور علم غیب کے بارے میں اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر لکھا کہ سب بندے
بڑے ہوں یا چھوٹے (یعنی نبی ہوں یا ولی وغیرہ) سب یکساں بے خبر ہیں اور
نادان۔ اور صفحہ پر صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے
رسول کو کیا خبر۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۲ پر ایک حدیث لکھنے کے بعد فتنہ و فساد کی ف
تحریر کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے افترا کر کے یہ لکھ دیا کہ میں
بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں ـــــ تقویۃ الایمان کی اسی تحریر کی بنیاد
پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں غیر مقلدین یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ
معاذ اللہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے۔ اور ان کے یہ سب عقیدے حضور و صحابۂ کرام

کے عقیدے کے خلاف ہیں۔ اور یہی ان کے جہنمی فرقہ ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔

صحابہ کرام اور تقلید

کل تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام ہوئے جن میں سے صرف چند [illegible] چاروں خلیفہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عائشہ وغیرہم [illegible] تھے باقی سب ان کے مقلد۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اس لئے کہ پانچویں پارہ میں خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے

[illegible] اطیعوا اللہ [illegible]

واطیعوا الرسول واولی الامر [illegible]

منکم [illegible]

اس آیت کریمہ میں اولی الامر سے مراد [illegible] بادشاہوں پر [illegible] کی فرمانبرداری واجب ہے اور عالموں پر بادشاہوں کی فرمانبرداری واجب نہیں۔ (تفسیر کبیر [illegible]) اور اس آیت کریمہ کے سب سے بڑے مصداق چاروں خلیفہ ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد [illegible] زمانہ میں حاکم بھی تھے۔

اور پانچویں پارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ استنباط [illegible] قرآن و حدیث سے [illegible] مسائل نکالنے پر علماء ہی قدرت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع [illegible] ہے۔

اور چودھویں پارہ میں خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فاسئلوا اہل الذکر [illegible] اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے [illegible] پوچھو (سورہ نحل، آیت ۴۳)

اس آیت کریمہ میں [illegible] پر لازم قرار دیا کہ وہ جاننے والوں سے [illegible] صحابہ کرام [illegible] رہتے تھے [illegible] حضور سید عالم صلی [illegible] اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم صحابی [illegible] کی تقلید کرتے تھے۔

[illegible] کہتے ہیں: [illegible] تقلید [illegible]

[illegible]

(التعریفات ص۵۵)

لہٰذا وہ صحابۂ کرام جو کسی دور کے قبیلہ میں رہتے تھے۔ ان کی
لئے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی عالم صحابی کو ان کے یہاں بھیج
وہ لوگ بلا حجت ودلیل اور حکم شرع کی حقیقت دریافت کئے بغیر اس
بات مانتے تھے۔ اور اسی کو تقلید کہتے ہیں۔ اور جو صحابہ کہ مدینہ منورہ میں
مگر وہ اونٹوں کے چرانے، باغوں اور کھیتوں میں کام کرنے یا تجارت و
مشغول ہونے کے سبب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
نہیں دے سکتے تھے وہ بانکار صحابہ سے پوچھ کر ان کی پیروی کیا کرت
اور جو حضور کی خدمت میں بآسانی حاضر ہو سکتے تھے وہ ہر مسئلے میں آپ
طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ لیکن جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
تو سارے صحابہ نے خدائے تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے مجتہد صحا
رجوع کیا اور ان کی تقلید کی۔ اس طرح ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ مقلد

لہٰذا حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی سب صحابۂ کرام ہی کے راستے پر
بڑے بڑے مجتہد اماموں کی پیروی کرتے ہیں اور قرآن وحدیث سے نکا
مسائل میں ان کی تقلید کرتے ہیں کہ اصل مذہب صحابہ ہی کا ہے
حدیث ہے اور حدیث کی اصل قرآن ہے اس طرح اماموں کی تقلید
ہی کی پیروی ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ
جاری ہے۔

لیکن غیر مقلدین چاروں اماموں کی تقلید سے انکار کرتے ہیں
گمراہی قرار دیتے ہیں اور کچھ ان میں سے تقلید کو شرک ٹھہراتے ہیں
عوام اور پڑھے لکھے سب کے سب غیر مقلد اپنے مولویوں کی تقلید

...دوں کی تقلید

اگرچہ غیر مقلدین چاروں اماموں کی تقلید سے انکار
کرتے ہیں مگر ان میں کے چھوٹے بڑے ہر ایک کسی
تقلید ضرور کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ظاہر ہے تجارت کرنے والے کھیتوں
...نے والے اور گھسیارے و چرواہے وغیرہ سارے غیر مقلدین قرآن
...سے مسئلہ نکالنے کی قدرت نہیں رکھتے تو وہ اپنے مولویوں کی طرف رجوع
...یں پھر وہ جو اپنے قیاس سے مسئلہ بتاتے ہیں اس پر وہ عمل کرتے ہیں۔
...ح وہ اپنے مولویوں کی تقلید کرتے ہیں۔

...ل کے طور پر ایک غیر مقلد تانبہ کو پیتل سے بیچنا چاہتا ہے تو ایک کو
...کے برابر یا کم و بیش کرکے نقد اور ادھار بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ اسے
...نے کے لئے اس کو اپنے مولوی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اس لئے کہ
...لہ کی صراحت قرآن وحدیث میں موجود نہیں۔ تو غیر مقلد مولوی خود
...کے مسئلہ بتائے گا اور اس پر عمل کرائے گا۔ اور مقلد عالم قرآن وحدیث
...یں اپنے امام کے بنائے ہوئے اصول پر عمل کرتے ہوئے اس کی
...تر صورتوں کو واضح کرے گا۔ اس طرح غیر مقلد اپنے علاقہ کے ذہو؟
...ی تقلید کرتا ہے۔ اور مقلد ساری دنیا کے مانے ہوئے مجتہد عالم دین
...کرتا ہے۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ عوام غیر مقلدین اپنے مولویوں کی تقلید نہیں کرتے
...کی بات مانتے ہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ اس لئے کہ وہ حجت ودلیل کے اہل
...ذا وہ حجت ودلیل کے بغیر اپنے مولویوں کی بات مانتے ہیں اور اس
...ی بات ماننے ہی کو تقلید کہتے ہیں۔ جیسے کہ ترک بوسہ کے تو الوسے پہلے

اور رہے ان کے مولوی تو وہ بلا محنت و دلیل اپنے بڑوں کی بات
یعنی اسی طرح وہ ابن تیمیہ ابن قیم اور قاضی شوکانی کی تقلید کرتے ہیں
مشہور غیر مقلد نواب وحید الزمان [illegible] پر افسوس [illegible]
[illegible] اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی
ولی اللہ اور مولوی اسمٰعیل صاحب کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں
مسلمانوں [illegible] بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا بس ان کے
برا بھلا کہنے لگے — [illegible]
امام شافعی کی تقلید چھوڑ دی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم و شوکانی جو ابھی
[illegible] پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے [illegible]
[illegible] کے گھر رہے

نواب وحید الزمان کی اس تحریر سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ
امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تقلید سے تو [illegible]
مگر ابن تیمیہ ابن قیم اور قاضی شوکانی کی تقلید کرتے ہیں

غیر مقلدوں سے سوالات

غیر مقلد عوام اپنے مولویوں کی تقلید کرتے ہیں یہ
ثابت کرنے کے لئے مولوی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ضلع سدھارتھ نگر [illegible]
ضلع سدھارتھ نگر کی طرف سے غیر مقلد [illegible]
۱۔ تانبہ کو پیتل سے برابر برابر نقد بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ تانبہ کو پیتل سے برابر برابر اُدھار بیچنا جائز ہے یا نہیں؟
۳۔ تانبہ کو پیتل سے کم زیادہ کرکے نقد بیچنا جائز ہے یا نہیں؟
۴۔ تانبہ کو پیتل سے کم زیادہ کرکے اُدھار بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

اور بعض غیر مقلد مولویوں سے اس طرح سوال پوچھا گیا کہ تانبہ کو پیتل سے برابر برابر اور کم زیادہ کرکے اُدھار اور نقد بیچنا جائز ہے یا نہیں ہے۔ اور چونکہ غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ہم صرف قرآن و حدیث مانتے ہیں۔ قیاس نہیں مانتے۔ اس لئے ہر ایک مولوی کے پاس یہ نوٹ بھی لکھ دیا گیا کہ مسئلہ کی ہر صورت کا جواب قرآن و حدیث کے حوالوں سے تحریر کریں۔

یہ سوالات درج ذیل غیر مقلد اداروں و مولویوں کو بھیجے گئے

(۱) صدر آل انڈیا اہل حدیث جامع مسجد دہلی۔ (انڈیا)
(۲) جامعہ سلفیہ بنارس (یوپی۔ انڈیا)
(۳) جامعہ [illegible] رحمانی پورہ [illegible] مبارکپور ضلع اعظم گڑھ یوپی۔ انڈیا
(۴) مدیر معہد التعلیم الاسلامی ذاکر نگر۔ نئی دہلی (انڈیا)
(۵) مدرسہ اہل حدیث سراج العلوم کرشنا نگر (نیپال)
(۶) مدرسہ اہل حدیث [illegible] العلوم ڈومریاگنج۔ ضلع سدھارتھ نگر یوپی۔ انڈیا
(۷) مدرسہ اہل حدیث سراج العلوم بونڈیہار۔ ضلع گونڈہ (یوپی۔ انڈیا)
(۸) مدرسہ اہل حدیث [illegible] پوسٹ [illegible] (یوپی۔ انڈیا)
(۹) مدرسہ اہل حدیث [illegible] بانسی ضلع سدھارتھ نگر (یوپی۔ انڈیا)
(۱۰) مدرسہ اہل حدیث بانسی [illegible] (یوپی۔ انڈیا)
(۱۱) الجامعۃ المحمدیہ منصورہ مالیگاؤں ضلع ناسک (مہاراشٹر۔ انڈیا)
(۱۲) مدرسہ اہل حدیث ڈوابارا ضلع سدھارتھ نگر (یوپی۔ انڈیا)

ان میں آخرالذکر دو کے علاوہ کسی نے سوالوں کے جوابات نہیں دیئے ... لوگوں کے پاس کسی کے بدست سوال بھیجے گئے ان میں کے بعض نے تو یہ کہہ کر جواب لکھنے سے انکار کر دیا کہ ہمارے بڑے حضرت نے فرمایا ہے کہ کسی کٹر ... سنی کے سوال کا جواب مت لکھنا۔ کچھ لوگوں نے یہ کہہ کر سوال واپس کر دیا ... سلفیہ بنارس سے فتویٰ منگا لیں۔ اور بعض مولویوں نے اپنی بیماری کا بہانہ ... جواب دینے سے چھٹکارا حاصل کر لیا، اور کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ اس سوال کا جواب لکھ کر ہم کو پھنسنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہم نہیں لکھیں گے۔ اور جن لوگوں کے پاس بذریعہ ڈاک سوال روانہ کیا گیا انھوں نے خاموشی اختیار کرنے اور ردی کی ٹوکری میں جوابی لفافہ کو ڈال دینے ہی میں اپنی بھلائی سمجھی۔

الجامعة المحمدیہ منصورہ مالیگاؤں کے مفتی نے سوال کا جواب دیتے ہوئے پہلے اس مسئلے میں عالموں کے اختلاف کا ذکر کیا پھر آخر میں لکھا۔

> میرے نزدیک اگر تانبا اور پیتل سکہ کی شکل میں ہوں تو چونکہ دونوں کی جنس ایک ہے مگر علت ثمنیت ایک ہے اس واسطے نقد کمی بیشی کے ساتھ تو فروخت کر سکتے ہیں مگر ادھار فروخت نہیں کر سکتے جیسے سونے کو چاندی سے فروخت کرنا کی صورت میں ہے۔ لیکن سکہ کی شکل میں نہ ہوں تو چونکہ علت ثمنیت نہیں رہ جاتی ہے اور جنس بھی الگ الگ ہے اس واسطے کمی بیشی کے ساتھ اور نقد و ادھار دونوں طرح فروخت کر سکتے ہیں۔
>
> کتبہ [illegible]
>
> منصورہ مالیگاؤں [illegible]

اور مدرسہ اہل حدیث اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر کے مفتی نے بھی جواب میں اس مسئلے کے متعلق عالموں کے اختلاف کا تذکرہ کیا پھر اس کے بعد لکھا۔

> سوال جو بطور استفتاء کیا گیا ہے اس میں دو مختلف چیزوں کے آپس میں تبادلہ برابر برابر یا کم و بیش کے ساتھ کی بات کی گئی ہے۔ لیکن جب وہ دو جنس ہیں تو ان کا آپس میں نقد ہو یا ادھار۔ برابر برابر ہو یا کم و بیش ہر صورت میں بیچنا جائز ہے کہ عبادہ بن صامت کی حدیث میں گیہوں اور جو کو دو صنف شمار کیا گیا ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب
>
> کتبہ شہاب اللہ جنگ بہادر
>
> ۱۰ دسمبر ۱۹۹۳ء

غیر مقلدوں کے ان دونوں مولویوں نے فتویٰ میں قرآن کی آیت اور کوئی حدیث نہیں پیش کی جس میں تانبہ کو پیتل سے بیچنے کی جائز اور ناجائز صورتوں کو صاف لفظوں میں بیان کیا گیا ہو بلکہ دونوں مولویوں نے اپنے قیاس سے جواب دیا ہے کہ منصورہ مالیگاؤں کے مفتی نے جنس اور ثمنیت کی بنیاد پر جائز و ناجائز ہونے کا حکم لگایا ہے۔ اور اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر کے مفتی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث پر قیاس کیا ہے۔

... اسلام میں عربی کا ... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری فرمایا ... غیر مقلدوں کے ... [illegible]

لہٰذا کھلم کھلا ثابت ہو گیا کہ وہی غیر مقلد جو قیاس کی مخالفت کرتے ہیں اسی سبب سے چاروں اماموں کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کی تقلید کو حرام و شرک بتا دیتے ہیں وہی غیر مقلد مولوی خود قیاس کرتے ہیں اور اپنے قیاس پر لوگوں کو عمل کراتے ہیں اور اس کے عوام چاروں اماموں کو چھوڑ کر ان کی تقلید کرتے ہیں۔

یہیں سے یہ بات بھی واضح ہو گئی جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا ہے کہ ائمہ کا دامن جو نہ تھامے وہ قیامت تک فلاں مسئلہ حدیث سے ثابت نہیں کر سکتا۔ جیسے وہابی جو ساٹھ آنے سے زیادہ نہیں اس کا ثبوت دے کر کتا، بلی، بندر یا اژدہا کو کسی حدیث سے کہ کھانا حرام ہے؟ قرآن نے تو صرف چار چیزوں کو صرف حرام فرمایا ہے۔ مردار اور بہتا خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جو غیر خدا کے نام پر ذبح کی جائے۔ تو کتا اور گدھا، سوئر کی چربی اور گردے، مردار چھپکلی کہاں سے حرام ہو گئی؟ کسی حدیث میں ان کی تحریم نہیں۔ اور آیت میں حکم فرمایا ہے جو شامل نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص[illegible])

غیر مقلدوں کے گمراہی کا ایک اور واضح ثبوت

خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو اس طرح دعا کرنے کا حکم دیا:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ	ہمیں سیدھا راستہ چلا، ان کا راستہ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	جن پر تو نے احسان فرمایا ہے۔

اور جن پر خدائے تعالیٰ نے احسان فرمایا ان کا ذکر دیکھیں پارہ ۵

سے

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ	جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے تو
مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ	وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے
النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ	احسان فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور
وَالصّٰلِحِيْنَ	صالحین کے ساتھ (سورۂ نساء آیت ۶۹)

ان دونوں آیتوں کے مضمون ملانے سے صاف ظاہر ہے کہ صالحین یعنی اولیاء اللہ کا راستہ سیدھا راستہ ہے تو حضرت ذوالنون مصری، حضرت معروف کرخی، حضرت سری سقطی، حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی، حضرت جنید بغدادی، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت سہل بن عبداللہ تستری، حضرت ابوالحسن خرقانی، حضرت ابوبکر شبلی، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت محی الدین ابن عربی، حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی، سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت سید احمد کبیر رفاعی، حضرت مولانا رومی، حضرت شیخ فریدالدین عطار، حضرت قطب الدین دہلوی، حضرت صوفی سید حمیدالدین ناگوری، حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، حضرت حمیدالدین ناگوری، حضرت خواجہ سید محمد گیسودراز، حضرت فریدالدین گنج شکر، حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء، حضرت شرف الدین یحییٰ منیری، حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی اور حضرت مخدوم مہائمی بمبئی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

دنیائے اسلام کے یہ مشہور ترین اولیائے کرام شروع سے لے کر اب تک چاروں اماموں میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کرنے والے مقلد ہوئے۔ اور اولیاء اللہ کے راستہ کو جب خدائے تعالیٰ نے سیدھا راستہ قرار دیا تو واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ

جو لوگ ان بزرگوں کے نقش قدم پر نہیں چلتے اور چاروں اماموں میں سے کسی کی نہیں کرتے وہ غیر مقلد سیدھے راستے سے ہٹے ہوتے ہیں اور گمراہ و بد دین ہیں۔

اور خیال رہے کہ قیامت تک کبھی کوئی ولی غیر مقلد نہیں ہوا اور کوئی غیر مقلد کبھی ولی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ انبیاء کی شان میں گستاخی غیر مقلدوں کا شیوہ ہے۔ اور ان کی شان میں گستاخی کرنے والا مومن نہیں ہو سکتا ولی ہونا تو بہت بڑی بات ہے۔

نوٹ:۔ غیر مقلدین کو چاہئے کہ توبہ کر کے یا تو مقلد ہو جائیں یا کے سبب مذکورہ بالا بزرگوں کے گمراہ ہونے کا اعلان عام کریں۔

غیر مقلدین کی مختصر تاریخ

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ ایک دن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شام اور یمن کے لئے اس طرح دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ	اے اللہ ہمارے لئے شام اور یمن میں
بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا	فرما دعا کے وقت نجد کے کچھ لوگ بھی تھے
قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا	تھے انھوں نے عرض کیا اور ہمارے
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا	رسول اللہ اس پر حضور نے پھر وہی
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّہٗ	اے اللہ ہمارے لئے شام و یمن
قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ	ما رس فرمایا تو پھر دوبارہ نجد کے لوگ

تَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ	اور ہمارے نجد میں یا رسول اللہ! راوی کا بیان
	ہے کہ تیسری مرتبہ میں حضور نے فرمایا وہ زلزلوں
	اور فتنوں کی جگہ ہے اور وہاں سے شیطان کی سینگ
	نکلے گی (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۱)

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ذوالخویصرہ تمیمی کا رہنے والا تھا جب اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن مارنے کی اجازت چاہی تو حضور نے فرمایا سے چھوڑ دو یہ اکیلا نہیں ہے۔ اس کے بہت سے ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور جن کے روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا ان سب ظاہری خوبیوں کے باوجود وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۴ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۵)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ذوالخویصرہ کی گستاخی پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس کی نسل سے ایک جماعت پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن اس کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پوجنے والوں کو چھوڑ دیں گے (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۵)

دیر کی حدیثوں میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت پہلے سے مقتولوں کے اٹھنے و گستاخ رسول ذوالخویصرہ کی نسل سے ایک ایسی جماعت کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی کہ جو مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں

کو چھوڑ دیں گے۔ تو حضور کے ارشاد کے مطابق اسی کے مصداق [illegible]
عبد الوہاب نجدی پیدا ہوا جس کی ذلت سے نجد کی [illegible] ظاہر ہوا اور [illegible]
پیشین گوئی حرف بحرف صحیح ہوئی کہ اس نے مسلمانوں کا قتل عام کیا [illegible]
کو چھوڑ دیا۔

اس کی صورت یہ ہوئی کہ محمد بن عبد الوہاب نے مسلمانوں کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔ ایک موحد مسلمان دوسرے مشرک مسلمان جو اس کی من گھڑت توحید کو [illegible] موحد مسلمان قرار دیتا اور باقی مسلمانوں کو مشرک [illegible] کی جان و مال کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتا انہیں قتل کرتا [illegible] کو قتل [illegible] لوٹ مار کے [illegible] میں شامل ہوتے [illegible] جن کے ہاتھوں [illegible] مسلمان قتل ہوتے [illegible] ہو گئے۔

حضرت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

اتباع عبد الوهاب الذين	[illegible]
خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين	[illegible]
وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة	[illegible]
لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون	[illegible]
وان من خالف اعتقادهم مشركون	[illegible]
واستباحوا بذلك قتل اهل	[illegible]
السنة وقتل علمائهم۔	[illegible]

اور دیوبندی مسلک کے [illegible]

[شیخ الحدیث و] صدر المدرسین دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداءً [تیرھو]یں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ [رکھتا] تھا اس لئے اس نے اہل سنت وجماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبر [اپنے خیا]لات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا [ان] کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا اہل حرمین کو خصوصاً اور [اہل] حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان [میں نہ]ایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ [اس] کی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ و مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس [او]ر اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوئے (الشہاب الثاقب ص ۴۲)

اور لکھتے ہیں کہ محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم اور تمام [مسلم]انان دیار مشرک و کافر ہیں۔ اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال [کو ان] سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے (الشہاب الثاقب ص ۴۳)

اور دیوبندی مسلک کے ایک دوسرے مشہور مولانا خلیل احمد انبیٹھی [illegible] ہیں۔

[illegible] وهابية اتباع محمد بن	محمد بن عبد الوہاب کے [illegible]
عبد الوهاب لائمة	[illegible] (ص [illegible])

اور مولانا محمد علی جوہر لکھتے ہیں کہ نجد اور [illegible] مسلک [illegible] میں ان کے ہاتھ رنگے ہیں۔ ([illegible] محمد علی [illegible])

[ہندو]ستان میں فتنہ وہابیت

[illegible] ہندوستان میں عام مسلمان [illegible] سب سے سب حنفیہ کی تقلید [illegible]
[illegible] انگریزوں نے اس ملک کے سنی مسلمانوں کا حنفی مذہب مان کر اسی

مذہب کی کتابیں ہدایہ، فتاویٰ قاضی خاں، فتاویٰ عالمگیری اور درمختار میں ترجمہ کرایا اور انھیں کتابوں کے مطابق مقدمات کا فیصلہ ہوتا رہا۔ چونکہ ملک میں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے خاندان کا اثر کافی تھا اور مسلمان اس سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ اس لئے مولوی اسمٰعیل دہلوی جو اسی خاندان کے ایک فرد تھے انہوں نے سوچا کہ ابن عبدالوہاب نجدی کی پالیسی پر عمل کر کے ہم بھی اپنے ماننے والوں کا ایک لشکر تیار کر سکتے ہیں جس سے ہندوستان کے تاج و تخت پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا۔

اس خیال کے پیش نظر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے شیخ نجدی کی کتاب التوحید عربی کا اردو میں چربہ اتارا اور اس کا نام تقویۃ الایمان رکھا۔ اس کے علاوہ اور بھی کچھ کتابیں لکھیں جن میں من گھڑت توحید تحریر کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء و اولیاء کی شان میں گستاخی کی (۱) رسول کو قوم کے چودھری کا درجہ بتایا (۲) نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو زنا کے خیال اور گدھے و بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر بتایا (۳) نماز میں حضور کی طرف خیال لے جانے والے کو مشرک ٹھہرایا (۴) جو کوئی قیامت کے دن اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اسے ابوجہل کے برابر مشرک بتایا (۵) علی بخش، حسین بخش، پیر بخش اور غلام محی الدین و غلام معین الدین نام رکھنے کو شرک ٹھہرایا (۶) کسی نبی یا ولی کے مزارات کی زیارت کے لئے سفر کرنے، مزار پر شامیانہ کھڑا کرنا، روشنی کرنا، فرش بچھانا، جھاڑو دینا، لوگوں کو پانی پلانا اور ان کے لئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا، ان ساری چیزوں کو شرک

(۱) تقویۃ الایمان ص۲۸ و ص۲۹ (۲) تقویۃ الایمان ص۲۲ (۳) صراط مستقیم فارسی ص۸۶ (۴) ... ص۱۶ (۵) تقویۃ الایمان ص... (۶) تقویۃ الایمان ص... (۷) تقویۃ الایمان ص...

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے مسلمانوں کو مشرک ٹھہرانے میں شیخ نجدی کی پیروی کی۔ البتہ وہ حنبلی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا مگر دہلوی نے اس بات [illegible] دیا کہ قرآن و حدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ لہٰذا تقلید کی ضرورت نہیں کہ [illegible] بدعت و گمراہی ہے۔ اس طرح بقول اعلیٰحضرت فاضل بریلوی ۱۲۴۰ھ میں غیر مقلد ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ (۸)

غیر مقلدین کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیروی ہی کے سبب وہابی کہا گیا لیکن اس نام کو ناپسند کرتے ہوئے مشہور غیر مقلد مولوی محمد حسین بٹالوی نے انگریز گورنمنٹ سے بڑی کوششوں کے بعد وہابی نام کی جگہ اہل حدیث منظور کرایا (۹) مگر اب نجدی ریالوں کی چمک دمک نے غیر مقلدوں کو پھر سے نجد کی طرف کھینچ لیا اور وہ بڑے فخر سے اپنا تعلق وہابیت اور محمد بن عبدالوہاب سے جوڑ کر خوب خوب فائدے اٹھا رہے ہیں۔

غیر مقلدین علمائے دیوبند کی نظر میں

دیوبندیوں کے عقیدے وہی ہیں جو غیر مقلدوں کے عقیدے ہیں۔ مگر اس کے باوجود دیوبندی علماء کی نظر میں غیر مقلدین کیا ہیں؟ اسے جاننے کے لئے مندرجہ ذیل عبارتیں پڑھیں۔

دیوبندیوں کے مشہور مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں کہ مولانا اشرف علی تھانوی

(۸) ... (۹) ... دیکھئے مقدمہ حیات سید احمد شہید ص۲۶ و سیرت ... ص۲۴۲ [illegible]

محمد حسین بٹالوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ مولانا موصوف غیر مقلد تھے
منصف مزاج۔ حضرت تھانوی صاحب نے فرمایا کہ میں نے خود ان [illegible]
"[illegible] میں [illegible] کا یہ مضمون دیکھا ہے جس کا ماحصل یہ ہے
سال کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدی بے دینی کا دروازہ ہے [illegible]
نے اس قول کو سبیل السداد میں نقل کیا ہے (مجالس حکیم الامت ص[illegible])
[illegible] دیکھتے ہیں کہ حضرت تھانوی نے ارشاد فرمایا کہ غیر مقلدی [illegible]
دلیل ہے بے دینی کی نہیں [illegible]
(مجالس حکیم الامت ص۲۳۲)

[illegible] مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ ایسے ہی اکثر غیر مقلدین [illegible]
حدیث کا تو نام ہی نام ہے۔ محض قیاسات ہی قیاسات ہیں۔ [illegible]
حدیث کی تو بو بھی نہیں لگی [illegible] میں [illegible] نشان نہیں [illegible]
[illegible] نہایت ہی گستاخ اور بے ادب ہوتے ہیں جو جس کو [illegible]
ہیں بڑے جری ہیں اس مذہب اور بزرگوں کی شان میں گستاخی [illegible]
بڑے ہی خطرے میں ہوتا ہے سوء خاتمہ کا (افاضات یومیہ جلد [illegible])

تھانوی صاحب نے اور کہا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ
اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اکثر غیر مقلدوں کے مذہب کا حاصل محض
(خواہشوں پر عمل کرنا) ہے جس کا نتیجہ [illegible] ہے [illegible]

تھانوی صاحب نے اور کہا کہ غیر مقلد ہو تو بہت [illegible]
ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ غیر مقلدی میں تو جسے جو جی میں آیا [illegible]
بدعت کہہ دیا۔ جسے چاہا سنت کہہ دیا کوئی [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] اس [illegible] کی ضرورت ہے [illegible]

[illegible]وں کی یہی مثال ہے کہ جیسے سانڈ ہوتے ہیں اس کھیت میں منہ
[illegible] کوئی کھونٹا ہے نہ تھان ہے۔ (افاضات یومیہ
ص۲۳۲)

تھانوی صاحب اور کہتے ہیں کہ [illegible] دنیا میں بزرگوں سے
[illegible] اس قدر بڑھی ہوئی ہے جس کا کوئی حد وحساب نہیں۔ وہاں سے آگے
[illegible] تک پہنچے ہوئے ہیں۔ [illegible] تہذیب ان کو چھو بھی
[illegible] بال [illegible] بہت ہوتے
[illegible] ص۲۲۲)

تھانوی صاحب [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] غیر مقلدوں میں تشدد بہت ہوتا
[illegible] میں [illegible] بڑی شبہ
[illegible] حدیث [illegible] معلوم ہوتا ہے
[illegible] ص۲۹)

پھر تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ آج کل کے اکثر غیر مقلدوں میں تو [illegible]
کا خاص مرض ہے۔ کسی کے ساتھ بھی حسن ظن نہیں رکھتے۔ بڑے ہی
[illegible] جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں جو چاہیں کہہ ڈالتے ہیں۔
[illegible] کی حمایت میں دوسری سنت کا ابطال کرتے ہیں۔ (افاضات
[illegible] ص۲۲۲)

[illegible] سابق مدیر محمد سعید [illegible] حسن علوی
[illegible] دعوی عمل بالحدیث ہونے کا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ [illegible] انکار
[illegible] سنت [illegible] کثرت [illegible] غیر مقلد [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] ص۳)

اور مولوی بشیر احمد قادری دیوبندی مدرس مدرسہ قاسم العلوم
(پاکستان) لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں اس (غیر مقلد) فرقے کا ظہور
انگریز کی نظر کرم اور چشم التفات کا رہین منت ہے۔ ہندوستان
انگریز نے اپنے منحوس قدم جمائے تو اس نے مسلمانوں میں انتشار،
اختلاف و افتراق اور تشتت و لامرکزیت پیدا کرنے کے لئے "لڑاؤ اور
حکومت کرو" کے شاطرانہ اصول کے تحت یہاں کے باشندگان کو مذہبی [illegible]
کیونکہ وہ ابلیس سیاست تھا بنا بریں وہ بخوبی جانتا تھا کہ
خیالی ہی تمام فتنوں کا منبع مقصد و سرچشمہ ہے۔ اس مد [illegible]
نتیجہ میں فرقہ غیر مقلدین ظہور پذیر ہوا۔ (اہل حدیث اور انگریز)
پھر آخر میں بطور خلاصہ لکھتے ہیں۔ کیا وہ جماعت (جس کے بانی
ایسے گھناونے کردار اور گھٹیا ذہن کے مالک ہوں کہ جن کی ساری [illegible]
پرستی اور اسلام دشمنی میں گذری ہو اور جن کی زندگی کا مشن اور نصب [illegible]
انگریز کی وفاداری اور جاں نثاری ہو جو انگریز سرکار کے مقاصد کی
بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہوں) محب وطن اور ملک و ملت کی غم [illegible]
ہو سکتی ہے؟ کیا ایسی جماعت صحیح اسلام کی علم بردار ہو سکتی ہے؟
یقیناً نہیں۔ ۔ ۔ جب ان کے اکابر (بڑوں) کے کردار کا یہ [illegible]
ان کے اصاغر (چھوٹوں) کے کردار کا اندازہ ناظرین کرام بخوبی لگا [illegible]

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

(اہل حدیث اور انگریز)

اور دیوبندیوں کے مشہور مولانا مفتی محمد عبد القوی ملتانی
کے تعاقب میں لکھتے ہیں کہ اس فتنے کے بانیوں اور طالب [illegible]

[illegible] مغرب کے امام نظر آتے ہیں۔
(۱) عبداللہ چکڑالوی۔ یہ لاہور کی کسی مسجد میں امام تھا اور مسلک غیر مقلد [illegible]
[illegible] حضرات ائمہ اربعہ اور حضرات محدثین کے بارے میں ناشائستہ کلمات
سب و شتم روا رکھتا تھا۔ بعد میں اپنی بدفہمی اور غیر مقلدیت کے پیش نظر
احادیث کا انکار کرتے ہوئے حجیت حدیث کا منکر ہو گیا۔
(۲) سر سید احمد خان اور غیر مقلد عالم مولوی چراغ علی بھی اس فتنے میں
[illegible] چکڑالوی کے ہم خیال بن گئے اور ان بدطینت لوگوں نے اسلام میں
[illegible] کا سلسلہ شروع کیا اور اہل تجدد اور اہل قرآن کے نام سے موسوم ہوئے
[illegible] آج کل مولوی اسلم جیراجپوری ہندوستان میں اور غلام احمد پرویز (یہ بھی
[illegible] پیشواؤں کی طرح غیر مقلد ہے) پاکستان میں [illegible] روحانی
[illegible] ہیں۔ بحر العلوم علامہ محمد زاہد الکوثری کیا خوب فرماتے ہیں۔

[illegible] اكثر من [illegible]
[illegible] كانوا من غير المقلدين و
[illegible] من غير المقلدين صاروا
[illegible] وبعض منهم صاروا
[illegible] كمن الذين [illegible]
[illegible] القادياني الملعون
[illegible] ان عدم التقليد هو
[illegible] وَلَا مذهبية قنطرة
[illegible]

تعجب ہے کہ اسے منکرین حدیث
کے [illegible] پہلے غیر مقلد تھے۔ اور کچھ
غیر مقلدین میں سے [illegible] ہو گئے اور کچھ غیر مقلد
[illegible] قادیانی ہو گئے جیسے نور الدین کہ
مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کا پہلا جانشین
تھا۔ اور اس کے علاوہ دوسرے بھی۔ اس لئے
کہ تقلید نہ کرنا [illegible] مذہبیت ہے اور لامذہبیت
لادینی کا پل ہے (عدم تقلید کرنا
لادینی کا پل ہے) [illegible]

[illegible] ترجمہ مولانا محمد ضیاء الدین نوری

اس موقف کی تائید امام العصر علامہ انور شاہ کشمیری اور علامہ [illegible] حسن [illegible] کے [illegible] غیر مقلد [illegible] ان کی [illegible]

جوش و ولولہ میں نواب صاحب [illegible] چھوڑ [illegible] مرزا قادیانی [illegible]

جا پہنچا [illegible] نواب صاحب نے غیر مقلدیت کے [illegible]

[illegible] کوشش [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible] ہوتا ہے [illegible] الا ماشاء اللہ [illegible]

[illegible] کچھ [illegible] ہوتا ہے [illegible]

[illegible] حدیث کے خلاف [illegible]

[illegible] (مقطع الوتین [illegible] ۲۱)

غیر مقلدوں کے چند اہم اصول

[illegible] غیر مقلدوں کے [illegible] اہم اصول [illegible]

[illegible]

[illegible] کا سب سے [illegible] اصول [illegible]

پہلا اصول [illegible] کی کوئی بات ہرگز [illegible]

[illegible] کیوں نہ ہوں [illegible]

[illegible] حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے حالات [illegible] حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی مذہب کے محدثین [illegible] علماء نے بے شمار کتابیں لکھیں، اور جن کی عظمت و بزرگی کا ڈنکا [illegible] عالم میں بج رہا ہے انھوں نے خود تحریر فرمایا۔

[illegible]

[illegible] جو مسلمان حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات مانے گا وہ [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] کے مذہب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] کا اعتبار نہیں رکھتے تو دوسروں کے مذہب پر [illegible] کا سوال [illegible] پیدا ہوتا ۔۔۔ اس لئے [illegible] کے سارے اصولوں میں سب سے [illegible] اصول یہی ہے کہ پہلے کے بزرگوں میں سے کسی کی کوئی بات ہرگز نہ سنی

[illegible] اصول غیر مقلدوں کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید کی

تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن و حدیث سے مسائل نکالنے
بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہد کی کوئی بات
نہ مانی جائے اس لئے کہ قرآن و حدیث ہر شخص سمجھ سکتا ہے اس کے لئے
علم کی ضرورت نہیں۔ مثلاً دنیائے اسلام کے مشہور مفسر قرآن حضرت
امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پ۱۵ رکوع ۲ کی آیت کریمہ اَم
اَنَّ اَصحٰبَ الکَہفِ الخ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

اَلعَبدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَی الطَّاعَاتِ بَلَغَ اِلَی المَقَامِ الَّذِی یَقُولُ اللّٰہُ کُنتُ لَہٗ سَمعًا وَّبَصَرًا فَاِذَا صَارَ نُورُ جَلَالِ اللّٰہِ سَمعًا لَّہٗ سَمِعَ القَرِیبَ وَالبَعِیدَ۔ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّورُ بَصَرًا لَّہٗ رَأَی القَرِیبَ وَالبَعِیدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِکَ النُّورُ یَدًا لَّہٗ قَدَرَ عَلَی التَّصَرُّفِ فِی السَّہلِ وَالصَّعبِ وَالقَرِیبِ وَالبَعِیدِ۔

جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہمیشگی کرے تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے لئے کہا گیا ہے کہ میں اس کا کان اور آنکھ ہو جاتا ہوں۔ تو جب اللہ کے جلال کا نور اس کا کان ہو جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اور جب یہی نور اس کی نظر ہو جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کو دیکھ لیتا ہے۔ اور جب یہی جلال کا نور ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ مشکل و آسان اور دور و نزدیک کی چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۳۸)

اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

اَنتَ الَّذِی لَمَّا تَوَسَّلَ بِکَ اٰدَمُ مِن زَلَّۃٍ بِکَ فَازَ وَہُوَ اَبُوکَ

یعنی آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدم نے آپ کو وسیلہ بنایا تو وہ اپنی لغزش سے کامیاب ہوئے۔

---

(۱) بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۶۳ کی مشہور حدیث قدسی [illegible]
[illegible]

آپ کے باپ ہیں (قصیدہ نعمانیہ)

اور حضرت علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت
امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

آلُ النَّبِیِّ ذَرِیعَتِی وَہُمْ اِلَیہِ وَسِیلَتِی ٭ اَرجُو بِہِمْ اُعطٰی غَدًا بِیَدِ الیَمِینِ صَحِیفَتِی

یعنی آل نبی میرے لئے ذریعہ نجات ہیں اور وہ اللہ کی بارگاہ میں میرے لئے وسیلہ ہیں، میں امید رکھتا
ہوں کہ ان کے طفیل کل قیامت کے دن ان شاء اللہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۸۰)

امام رازی کی تفسیر میں تو یہ ہے کہ نیکیوں پر ہمیشگی کرنے سے اللہ
کے جلال کا نور بندے کا کان، آنکھ اور ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ بغیر کسی حس کے
دور کی آواز کو سنتا ہے، دور کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور مشکلات میں تصرف کرنے
پر قادر ہو جاتا ہے۔ اور حضرت امام اعظم و حضرت امام شافعی کے اشعار سے وسیلہ
کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ باتیں غیر مقلدین کے یہاں شرک ہیں۔ اس
لئے انہوں نے یہ دوسرا اصول بنایا کہ ہم کسی مفسر اور کسی مجتہد کی کوئی بات
ہرگز نہیں سنیں گے۔

نواب وحید الزماں جو خود بھی غیر مقلد ہیں وہ اس طرح کی آزادی پر اپنے
بھائیوں کو تنبیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہل حدیث
کہتے ہیں۔ انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی پرواہ نہیں کرتے
نہ سلف صالحین اور صحابہ و تابعین کی۔ قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی
من مانی کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے

(حیات وحید الزماں صفحہ ۱۰۲ بحوالہ تحفہ کے گھر صفحہ ۱۹)

سلف صالحین اور صحابہ و تابعین کی پرواہ نہ کرنے اور تفسیر کو حدیث

شریف میں آچکی ہے اس لئے بھی ضرورت تھی کہ غیر مقلدوں سے
مشہور مفسر مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جو قرآن مجید کی عربی تفسیر لکھی
ہے غیر مقلدوں نے بھی اس کی سخت مخالفت کی ہے [illegible]
کے مانے ہوئے عالم مولوی عبد اللہ غزنوی کے شاگرد مولوی عبد الحق [illegible]
اس تفسیر کے بارے میں یوں تحریر کرتے ہیں: [illegible] غلط
غلط ملکہ تحریف ہیں [illegible]
[illegible]

تیسرا اصول

غیر مقلدین کا تیسرا اصول ہے کہ ہر مسئلہ میں [illegible] انتہا [illegible] اور اگر ان کے خلاف کوئی حدیث پیش ہو تو اسے منسوخ کہہ کر رد کر دیا جاتا ہے [illegible] انسان کی [illegible] آسانی کو پسند کرتا ہے تو حنفی شافعی مالکی و حنبلی سب ہمارے مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا پرانا مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلد ہو کر ہمارا مذہب قبول کر لیں گے۔

تراویح

غیر مقلدوں کی آٹھ رکعت تراویح کا مسئلہ بھی اسی اصول کے تحت ہے کہ مسلمان دن بھر روزہ رکھنے کے ساتھ [illegible] کے سبب تھک جاتے ہیں اور کھانے کے بعد چاہتے ہیں کہ جلد فارغ ہو [illegible] بیس رکعت [illegible] آٹھ رکعت کر دی تاکہ مسلمان [illegible] چھوٹ پا کر غیر مقلد ہو جائیں [illegible] ہمارا نیا مذہب قبول کریں [illegible] رسول حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف [illegible] انہوں نے فرمایا۔

[illegible] فی زمن عمر بن الخطاب [illegible]

[illegible] بیس رکعت [illegible]
[illegible]

[illegible] حدیث شریف کے بارے میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم [illegible]
میں ہے۔

[illegible]

[illegible] فرمایا۔

[illegible]

اور حضرت [illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible]

[illegible] میں ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَهُوَ قَوْلُ جُمْهُورِ الْعُلَمَاءِ وَبِهِ قَالَ الْكُوفِيُّونَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَكْثَرُ الْفُقَهَاءِ وَهُوَ الصَّحِيحُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مِنْ غَيْرِ خِلَافٍ مِنَ الصَّحَابَةِ۔

علامہ ابن عبد البر نے فرمایا بیس رکعت ہی جمہور علماء کا قول ہے۔ علمائے کوفہ امام شافعی اور اکثر فقہا یہی فرماتے ہیں اور یہی صحیح ہے حضرت ابی بن کعب سے منقول ہے اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں۔

اور مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محلی عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ جلد اول [illegible] پر لکھتے ہیں۔

ثَبَتَ اهْتِمَامُ الصَّحَابَةِ عَلَى عِشْرِينَ فِي عَهْدِ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ فَمَنْ بَعْدَهُمْ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُمْ۔

حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علی کے زمانے میں اور ان کے بعد بھی صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پر اہتمام ثابت ہے اس مضمون کی حدیث کو امام مالک، ابن سعد اور امام بیہقی وغیرہم نے تخریج کیا ہے۔

لیکن غیر مقلدین کے نزدیک بیس رکعت تراویح کی حدیثیں غلط، اس مضمون کی حدیثیں تخریج کرنے والے امام مالک، ابن سعد اور امام بیہقی غلط، صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پڑھنا غلط، بڑے بڑے امام، حضرت سفیان ثوری، حضرت ابن مبارک اور حضرت امام شافعی کا تراویح کو بیس رکعت قرار دینا غلط، جمہور علماء کا قول غلط اور مکہ شریف والوں کا بیس رکعت پڑھنا یہ بھی غلط یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کے ماننے کا یہ دم بھرتے ہیں انھوں نے جو اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم ص۱۸ پر لکھا کہ [illegible] (یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے۔

وہ بھی غلط۔ اس لئے کہ تراویح کے مسئلہ میں اگر وہ شاہ ولی اللہ کی تحقیق مان لیں تو بیس رکعت پڑھنے میں نفس کو تکلیف ہوگی۔ اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مقلدین کو غیر مقلد وہابی بنانے کا بہت بڑا ذریعہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

اور اسی بنیاد پر کہ لوگ غیر مقلد ہو جائیں ان کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ تجارت کے مال اور چاندی سونا کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں۔(۱)

قربانی غیر مقلدوں کے نزدیک چاروں دن قربانی جائز ہونے کی بنیاد بھی اسی تیسرے اصول پر ہے تاکہ سہولت دی جائے اور چوتھے دن بھی گوشت کی فراوانی دیکھ کر لوگ ہمارا مذہب قبول کریں۔ حالانکہ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث شریف مروی ہے۔ انھوں نے فرمایا۔

اَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ أَفْضَلُهَا أَوَّلُهَا — قربانی کے تین دن ہیں ان میں افضل پہلا دن ہے

([illegible] جلد ۳ ص۲۳۳)

اور حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔

الْأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى — عید الاضحیٰ کے بعد قربانی دو دن ہے (موطا امام مالک ص۱۹۹ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

مسلمانوں نے ان حدیثوں کو قبول کیا اور ان پر عمل کیا۔ اس طرح ہمیشہ سے وہ تین ہی دن قربانی کرتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ مکہ شریف میں بھی تین ہی دن قربانی ہوتی ہے۔ لیکن غیر مقلدوں کے نزدیک یہ حدیثیں غلط، ساری دنیا کے مسلمانوں کا تین ہی دن قربانی جائز سمجھنا غلط، مکہ شریف

(۱) دیکھئے غیر مقلدوں کی کتاب [illegible]

والوں کا تعین ہی دن قربانی کر مادہ بھی غلط۔

ہم کہتے ہیں اگر قربانی چار دن جائز ہوتی تو ایام تشریق بھی چار [illegible] ہوتے حالانکہ وہ صرف تین دن ہیں اس لئے کہ تشریق کے معنی ہیں گوشت کو ٹکڑے کر کے دھوپ میں خشک کرنا جو کہ عرب والے ۱۰ ذی الحجہ کا گوشت [illegible] اور گوشت ۱۲ کو اور ۲ ذی الحجہ کا گوشت ۱۳ کو دھوپ میں خشک کرتے تھے اس لئے ۱۱ سے ۱۳ ذی الحجہ کل تین دن ایام تشریق ہوئے [illegible] میں سے [illegible] گوشت کے ٹکڑے کر کے اور دھوپ میں خشک کرنا [illegible] ہے۔

ایام التشریق ھی ثلاثۃ ایام [illegible] ایام تشریق عید الاضحیٰ [illegible]
[illegible] لحوم الاضاحی تشرق فیہا [illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] میں ہے ایام تشریق [illegible] بعد از نحر [illegible] سے ایام تشریق عید الاضحیٰ کے بعد تین دن ہیں اس لئے کہ ان دنوں میں [illegible] کا گوشت خشک کیا جاتا ہے۔

لغت کی کتابوں سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ ایام تشریق تین [illegible] ہیں۔ اور جب ایام تشریق تین ہی دن ہیں تو قربانی کے دن کی [illegible] میں اگر قربانی چار دن ہوتی تو یقیناً ایام تشریق بھی چار دن ہوتے اس لئے کہ جب ۱۰ ذی الحجہ پہلے دن کا گوشت عرب والے [illegible] مسلسل گوشت کھانے کے بعد ۱۳ ذی الحجہ [illegible] ۱۳ کو [illegible] اس طرح تین دن کی [illegible] ایام تشریق [illegible] تین ہی دن جس سے معلوم ہوا کہ قربانی کے دن بھی [illegible]

[illegible] صرف سہولت و آسانی [illegible] تک گوشت کی فراوانی عوام کو [illegible] کھینچنے کے لیے چار دن قربانی کو جائز کر رکھا ہے —— [illegible] پر کہ وہ سہولت و آسانی دیکھ کر غیر مقلد ہو جائیں ان کا یہ مسئلہ [illegible] ایک بکرا کی قربانی پورے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔ اگرچہ سو [illegible]

ایک نیا مذہب ایجاد کر رہا ہے جو کہ غیر مقلدوں سے [illegible] عوام کو [illegible] کے لئے قربانی کے مسئلہ میں اور سہولت و آسانی پیش کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے [illegible] قربانی بھی جائز ہے اور جس طرح [illegible] کی قربانی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اسی طرح بکری، بکرا اور دنبہ کی قربانی بھی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے۔ [illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible] حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ

[illegible]

[illegible]

کی بنیاد بھی اسی تیسرے اصول پر ہے کہ عام طور سے لوگ تین طلاق دے بیٹھتے ہیں پھر چاہتے ہیں کہ عورت ہاتھ سے جانے نہ پائے تو حنفی اور شافعی وغیرہ سب لوگ کہتے ہیں کہ حلالہ کرانا پڑے گا جس میں دوسرے شوہر کا کم سے کم ایک بار ہمبستری کرنا بھی ضروری ہے۔ تو اس سے لوگوں کو بڑی غیرت معلوم ہوتی ہے لہٰذا ہم لوگ یہ صورت اختیار کریں کہ ایک دم تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنے کا حکم کریں تاکہ تین طلاق دینے والے حلالہ سے بچنے کے لئے ہماری طرف آجائیں۔ ورنہ وہ نیا مذہب قبول کرکے غیر مقلد وہابی ہو جائیں۔

واضح رہے کہ اگر ابھی صرف نکاح ہوا اور ہمبستری نہیں ہوئی کہ شوہر نے ایک دم تین طلاقیں اپنی بیوی کو اس طرح دیں کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ طلاق ہے۔ تو اس صورت میں سب کے نزدیک صرف ایک ہی طلاق پڑے گی۔ اس لئے کہ جب شوہر نے پہلی بار کہا تجھے طلاق ہے تو عورت اسی وقت فوراً اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اور چونکہ ایسی عورت کے لئے عدت نہیں اس لئے دوسری اور تیسری بار کہنے سے اس پر طلاق نہیں پڑے گی کہ طلاق کے لئے عورت کا نکاح یا عدت میں ہونا ضروری ہے۔ البتہ اگر ایسی عورت کے متعلق یوں کہا کہ اسے تین طلاق۔ تو اس صورت میں اس پر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔

اور اگر نکاح کے بعد بیوی سے ہمبستری کر چکا ہے تو پھر چاہے اس سے یوں کہا کہ تجھے تین طلاق۔ یا اس طرح کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ طلاق ہے طلاق ہے — دونوں صورتوں میں اس پر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔ اس لئے کہ جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور وہ تین طلاق دے رہا ہے تو تینوں پڑ جائیں گی۔ چاہے ایک مجلس میں

طلاق دے چاہے کئی مجلسوں میں۔ جیسے کہ کسی شخص کو تین دوکانوں کے بیچنے کا حق حاصل ہو اور وہ تینوں کو بیچ دے تو تینوں بک جائیں گی۔ چاہے وہ تینوں دوکانیں ایک ہی مجلس میں بیچے چاہے کئی مجلسوں میں۔ لیکن بیچ ڈالے وہ تینوں دوکانیں اور بکے صرف ایک۔ اسے کوئی عقلمند نہیں تسلیم کر سکتا۔ اسی طرح سے جب شوہر کو تین طلاق دینے کا حق حاصل ہے اور وہ تینوں طلاقیں دے ڈالے مگر پڑے صرف ایک۔ اسے بھی کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاق کے پڑ جانے پر جمہور صحابہ کرام و تابعین اور ان کے بعد ائمہ مجتہدین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ حضرت امام شافعی حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کا اتفاق ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آیت کریمہ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ الخ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

یعنی فان ثبت طلاقها ثلاثا فی مرة او مرات فلا تحل له الخ کما اذا قال لها انت طالق ثلاثا او البتة وهذا هو المجمع علیه وأما القول بان الطلاق الثلاث فی مرة واحدة لا یقع الا واحدة فهو قول لا یعرف [illegible] مسند من [illegible] الصحابة وقد [illegible] [illegible] مذهبه حتی قال العلماء [illegible]

مطلب یہ ہے کہ اگر عورت کو ایک دم تین طلاق دے یا الگ الگ۔ ہر صورت میں عورت حرام ہو جائے گی جب تک وہ حلالہ نہ کرے، جیسے کہ بیوی سے کہا تجھے تین طلاق ہے یا طلاق بتہ۔ اسی پر سب کا اتفاق ہے اور یہ کہنا کہ ایک دم کی تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑتی ہے تو یہ صرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اور حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی عائشہ خثعمیہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ بعد میں آپ کو معلوم ہوا کہ عائشہ کو آپ کی جدائی کا بڑا غم ہے تو آپ رو پڑے اور فرمایا۔

لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ جَدِّي أَوْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ الْأَقْرَاءِ أَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ لَرَاجَعْتُهَا۔

اگر میں نے اپنے جد کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے نہ سنا ہوتا یا یوں فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے جد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہوتی کہ جو شخص بیوی کو تین طہروں میں تین طلاقیں دے یا ایک دم اکٹھی تین طلاقیں دے تو وہ عورت اپنے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ دوسرے سے نکاح نہ کرے تو میں رجعت کر لیتا۔ (سنن کبریٰ بیہقی جلد ۷ ص۳۳۶)

اس حدیث مبارکہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ چاہے تین طلاقیں یک دم اکٹھی دے چاہے تین طہروں میں۔ بہر صورت تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔

اور حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے انھوں نے فرمایا۔

كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ

میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابن عباس چپ رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ

فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَلَمْ أَجِدْ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ

اس کی طرف لوٹا دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا تم لوگ حماقت کر کے چلتے ہو پھر کہتے ہو اے ابن عباس اے ابن عباس۔ بے شک خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے لئے کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور تو اللہ سے نہیں ڈرا تو میں تیرے لئے کوئی راستہ نہیں پاتا ہوں۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری عورت تیرے نکاح سے نکل گئی۔ (ابو داؤد شریف جلد اول ص۲۹۹)

حضرت امام ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو حمید اعرج وغیرہ نے حضرت مجاہد سے، اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۲) اور شعبہ نے بھی اس حدیث کو عمرو بن مرہ سے روایت کیا اور انھوں نے سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۳) اور ایوب و ابن جریج دونوں نے اس حدیث کو عکرمہ بن خالد سے روایت کیا۔ اور انھوں نے بواسطہ سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ (۴) اور ابن جریج نے اس حدیث کو عبد الحمید بن رافع سے بھی روایت کیا۔ اور انھوں نے عطا کے واسطے سے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا (۵) اور اعمش نے اس حدیث کو مالک بن حارث سے روایت کیا۔ اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے (۶) اور اس حدیث کو ابن جریج نے عمرو بن دینار سے بھی روایت کیا اور انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی۔ ان سب نے تین طلاقوں کے

بارے میں فرمایا کہ حضرت ابن عباس نے ان کو تین برقرار رکھا انھیں ایک طلاق نہیں ٹھہرایا (ابوداؤد شریف صفحہ ۲۹۹)

اور حضرت نافع بن عجیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ

اِنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيْدَ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتَ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔	حضرت رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی سہیمہ کو "بتہ" طلاق دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کی خبر دی اور کہا خدا کی قسم میرا صرف ایک طلاق کی نیت کی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے صرف ایک طلاق کی نیت کی ہے؟ رکانہ نے عرض کیا خدا کی قسم میں نے ایک ہی طلاق کی نیت کی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی بیوی کو پھر رکانہ کی طرف لوٹا دیا (ابوداؤد شریف صفحہ ۳۰۰)

اس حدیث شریف سے کھلا ہوا معلوم ہوا کہ اگر حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے کہ میں نے تین طلاق کی نیت کی ہے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تینوں طلاق کا حکم فرماتے ورنہ ایک طلاق کی نیت پر قسم دینے کا کوئی معنی نہیں ہوگا۔

اور حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا

قُلْتُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَدِّثِيْنِيْ	میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

عَنْ طَلَاقِكِ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا وَهُوَ خَارِجٌ اِلَى الْيَمَنِ فَأَجَازَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔	کہا کہ اپنی طلاق کا واقعہ مجھ سے بیان کریں تو انھوں نے کہا کہ میرے شوہر نے یمن جاتے ہوئے مجھے تین طلاقیں دی تھیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں کو برقرار رکھا (ابن ماجہ صفحہ ۱۴۷)

اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوا کہ ایک دم تین طلاقیں دینے سے پڑ جاتی ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ بنت قیس کے لئے تینوں طلاقیں ثابت نہ فرماتے۔

اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ اَلْفًا فَقَالَ تَأْخُذُ ثَلَاثًا وَتَدَعُ تِسْعَمِائَةٍ وَسَبْعَةً وَتِسْعِيْنَ	ایک شخص حضرت ابن عباس [illegible] کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے فرمایا تین لے لو اور نو سو ستانوے چھوڑ دو (مسند امام اعظم صفحہ ۲۳۰)

اس حدیث شریف سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فتویٰ واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی ایک دم تین طلاقوں سے زیادہ دیدے تو تین طلاقیں [illegible] پڑ جائیں گی اور باقی لغو ہو جائیں گی۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا۔

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ۔	ہے کہ ہم اس کو ان پر نافذ کر دیں تو بہتر ہے پھر اس کو نافذ کر دیا۔ (مسلم شریف جلد اول ص ۴۷۸)

اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں یہ قانون نافذ کیا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہوں گی۔

شارح مسلم حضرت علامہ امام نووی شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان اس حدیث شریف کی شرح میں لکھتے ہیں۔

مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَأَحْمَدُ وَجَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ يَقَعُ الثَّلَاثُ	جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے تین طلاق، امام شافعی، حضرت امام مالک، حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام احمد بن حنبل اور سلف و خلف کے جمہور علماء نے فرمایا کہ تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ (مسلم شریف جلد اول ص ۴۷۸)

لیکن غیر مقلدوں کے نزدیک قرآن مجید کی تفسیر غلط۔

اور ابوداؤد شریف کی وہ اوپر والی ساری حدیثیں غلط، چاروں ائمہ مجتہدین سلف و خلف کے جمہور علمائے دین کا مذہب غلط، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فیصلہ کہ ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں ہو جائیں گی جس پر بہت سے بڑے بڑے محدثین گواہ ہیں وہ بھی غلط۔ اس بارے میں نواسۂ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث غلط۔ یہاں تک کہ صحابۂ کرام کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق اعظم کا یہ قانون بنانا کہ ایک دم تین طلاقیں تین ہی ہوں گی وہ بھی غلط اور صحابہ کا اس قانون کو مان لینا اور اس پر عمل درآمد ہونا سب غلط۔ البتہ ابن تیمیہ جو کئی صدی بعد پیدا ہوا صرف وہ صحیح ہے ـــ یعنی غیر مقلدوں کے نزدیک

حضرت عمر اور دیگر صحابۂ کرام وغیرہ نے نبوت اور شریعت کے مزاج کو نہیں سمجھا صرف ابن تیمیہ نے سمجھا۔ نعوذ باللہ من ذلک عہ

ابن تیمیہ کون؟

ابن تیمیہ جو ۶۶۱ھ میں پیدا ہوا اور ۷۲۸ھ میں فوت ہوا وہ شخص ہے جس کو غیر مقلدین اپنا امام تسلیم کرتے ہیں۔ مگر وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ اس نے بہت سے مسائل میں علمائے حق کی مخالفت کی ہے یہاں تک کہ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مدینہ طیبہ کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں۔ اور یہ بھی اس کا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

جیسا کہ عارف باللہ حضرت علامہ شیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

ابن تيمية من الحنابلة وقد رد عليه ائمة مذهبه حتى قال العلماء انه الضال المضل۔	ابن تیمیہ حنبلی کہلاتا تھا۔ حالانکہ اس مذہب کے اماموں نے بھی اس کا رد کیا ہے۔ یہاں تک کہ علماء نے فرمایا کہ وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے (تفسیر صاوی جلد اول ص ۹۶)

اور خاتم الفقہاء والمحدثین حضرت علامہ شہاب الدین ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

انه خالف الناس في مسائل نبه عليها التاج السبكي وغيره	ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں علمائے حق کی مخالفت کی ہے جس کی نشاندہی حضرت

عہ غیر مقلد تین طلاق کے ایک ہی پڑنے کی جو دلیلیں پیش کرتے ہیں ان کا ٹھوس جواب جاننے کے لئے جاء الحق وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

فمما خرق فيه الاجماع قوله ان طلاق الحائض لا يقع وكذا الطلاق في طهر جامع فيه وان الصلاة اذا تركت عمدا لا يجب قضاؤها وان الحائض يباح لها الطواف بالبيت ولا كفارة عليها وان الطلاق الثلاث يرد الى واحدة وان المائعات لا تنجس بموت حيوان فيها كالفارة وان الجنب يصلي تطوعه بالليل ولا يؤخره الى ان يغتسل قبل الفجر وان كان بالبلد وان مخالف الاجماع لا يكفر ولا يفسق وان ربنا محل الحوادث. وقوله بالجسمية و الجهة والانتقال وانه بقدر العرش لا اصغر ولا اكبر وقال ان النار تفنى وان الانبياء غير معصومين وان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا جاه له ولا يتوسل به وان السفر اليه بسبب الزيارة

تاج الدین سبکی وغیرہ نے کی ہے۔ تو جن مسائل میں اس نے خرق اجماع کیا ہے ان میں سے یہ ہیں۔ ——— حالت حیض میں اور اس طہر میں ہمبستری کی ہے طلاق نہیں واقع ہوتی۔ نماز اگر قصداً چھوڑ دی جائے تو اس کی قضا نہیں۔ اور حالت حیض میں بیت اللہ شریف کا طواف کرنا جائز ہے۔ اور کوئی کفارہ نہیں۔ تین طلاق سے ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ [illegible] وغیرہ پتلی چیزوں میں چوہا وغیرہ کے مر جانے سے نجس نہیں۔ اور بعد ہمبستری غسل کرنے سے پہلے رات میں نفل نماز پڑھ سکتا ہے اگرچہ شہر میں ہو۔ اور جو شخص اجماع امت کی مخالفت کرے اسے کافر و فاسق نہیں قرار دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جسم ہونے اور اس کے لئے ایک جہت [illegible] جگہ منتقل ہونے کا قائل اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے نہ اس سے چھوٹا ہے نہ بڑا۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ جہنم فنا ہو جائے گی یہ بھی کہتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم نہیں ہیں۔ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ية لا تقصر الصلاة فيه و وم ذلك يوم الحاجة ماسة شفاعته اه ملخصا.

مرتبہ نہیں ہے ان کو وسیلہ بنایا جائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے۔ ایسے سفر میں نماز کی قصر جائز نہیں۔ جو شخص ایسا کرے گا وہ حضور کی شفاعت سے محروم رہے گا (فتاویٰ حدیثیہ ص۱۱۶)

اور تحریر فرماتے ہیں۔

تيمية خذله واصمه واعماه واذله. وبذلك صرح ة الذين بينوا فساد احواله اقواله ومن اراد ذلك ية بمطالعة كلام الامام جتهد المتفق على امامته لته وبلوغه مرتبة الاجتهاد سن السبكي وولده التاج الامام العز ابن جماعة عصرهم وغيرهم من فعية والمالكية والحنفية قصر اعتراضه على متأخري وفية بل اعترض على مثل مر بن الخطاب وعلي بن الب رضي الله تعالى

ابن تیمیہ ایسا شخص ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے بے یار و مددگار چھوڑ دیا، گمراہ، اندھا، بہرا اور ذلیل کیا [illegible] ائمہ نے اس کے احوال کا فساد اور اس کے اقوال کے جھوٹ کو واضح کیا ہے۔

جو شخص ان باتوں کا تفصیلی علم حاصل کرنا چاہے اسے لازم ہے کہ وہ اس امام کے کلام کا مطالعہ کرے جس کی امامت و جلالت پر سب علماء کرام کا اتفاق ہے، اور جو مرتبۂ اجتہاد پر فائز ہیں یعنی حضرت ابو الحسن سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اور حضرت تاج الدین سبکی کے [illegible] اور حضرت شیخ امام عز الدین بن جماعہ اور ان کے ہم عصر شافعی مالکی اور حنفی علماء کی کتابوں کو پڑھے ——— ابن تیمیہ کے اعتراضات متاخرین صوفیہ ہی پر نہیں بلکہ وہ تو

عنهما، والحاصل ان لا يقام لكلامه وزن بل يرمى في كل وعر وحزن ويعتقد فيه انه مبتدع ضال ومضل جاهل غال، عامله الله بعدله واجارنا من مثل طريقته وعقيدته وفعله، آمين۔

حد سے گزر گیا امیر المومنین حضرت عمر اور امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما جیسی مقدس ہستیوں کو بھی اپنا نشانہ بنایا۔ خلاصہ یہ کہ ابن تیمیہ کی کوئی بات قابل نہیں کہ اس کی باتوں پر دھیان دیا جائے بلکہ پھینک دی جائیں اور ابن تیمیہ کے بارے میں عقیدہ رکھا جائے کہ وہ بدعتی گمراہ کرنے والا جاہل اور حد سے بڑھنے والا ہے۔ خدا اس سے انتقام لے اور ہم کو اس کی راہ اور اس کے عقیدہ سے پناہ میں رکھے۔ آمین

اور آٹھویں صدی ہجری کے عظیم اندلسی مورخ ابو عبد اللہ ابن بطوطہ اپنے سفرنامہ میں ابن تیمیہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

حكاية الفقيه ذي اللوثة۔ — ایک مخبوط عالم کا بیان

پھر لکھتے ہیں۔

يتكلم في الفنون الا ان في عقله شيئا (رحلة ابن بطوطه مطبع دار بیروت ص ۹۵) (طبع مصر ص ۹۹)

تو ابن تیمیہ کو بہت سے فنون میں قدرت تھی لیکن دماغ میں کسی قدر فتور بھی تھا (عجائب الاسفار یعنی سفرنامہ ابن بطوطہ اردو ص ...)

دماغ میں خرابی اور فتور ہی کی وجہ سے جب ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماع امت کی مخالفت کی یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بنا ڈالا تو

وجماعت حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علماء نے اس کا رد کیا اور اسے گمراہ و گمراہ گر قرار دیا۔ لیکن غیر مقلدین کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے۔ انھوں نے دماغی خلل رکھنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کر لی اور اسے اپنا امام و پیشوا بنا لیا۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل ابن تیمیہ اور اس کی پیروی کرنے والے غیر مقلدین کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات واکمل التسلیم۔

غیر مقلدوں کے کچھ پوشیدہ راز ؏

۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک رام چندر اور لچھمن اور کرشن جی بھی جو ہندوؤں میں مشہور ہیں۔ اسی طرح فارسیوں میں زردشت۔ اور چین و جاپان والوں میں کنفیوشس۔ اور بدھ و سقراط اور فیثاغورس یونانیوں میں۔ مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے۔ یہ نبی و رسول تھے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۸۵)

۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا کھانا جائز ہے۔ (دلیل الطالب ص ۴۱۳ مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد و عرف الجادی ص ۲۳۹ مؤلفہ نور الحسن خاں غیر مقلد)

۳۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے

؏ اس باب کے سارے مضامین و حوالے دار العلوم دیوبند کے صدر مفتی مہدی حسن شاہجہاں پوری کی تصنیف قطع الوتین سے نقل کیے گئے ہیں ۱۲ م

نکاح کرسکتا ہے۔ اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو (ظفر اللاضی ص۱۴۱ و ص۱۴۲ نواب صاحب غیر مقلد کی و عرف الجادی ص۱۱۵)

۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک خشکی کے وہ تمام جانور حلال ہیں جن میں خون نہیں (بدور الاہلہ ص۳۴۶ مؤلفہ نواب صاحب مذکور)

۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو جانور مر گیا اور میتہ ہے وہ ناپاک نہیں (دلیل الطالب ص۴۰۴)

۶۔ نواب صاحب غیر مقلد فرماتے ہیں کہ سور کے ناپاک ہونے پر آیت سے استدلال کرنا صحیح و قابل اعتبار نہیں۔ بلکہ اس کے پاک ہونے پر دال ہے (بدور الاہلہ ص۱۵، ۱۶)

۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک سوائے حیض و نفاس کے خون کے باقی تمام جانوروں اور انسانوں کا خون پاک ہے (دلیل الطالب ص۴۰۴ و بدور الاہلہ ص۱۸ و عرف الجادی ص۱۰)

۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک مال تجارت میں زکوٰۃ نہیں ہے (بدور الاہلہ ص۱۰۲ و دلیل الطالب و مسک الختام شرح بلوغ المرام و شرح درر بہیہ شوکانی)

۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک چھ چیزوں کے سوا باقی تمام اشیاء میں سود لینا جائز ہے (دلیل الطالب، عرف الجادی، السیل الجرار، بدور الاہلہ وغیرہ)

۱۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک ناپاک آدمی کو بغیر غسل کے قرآن شریف کو چھونا، پڑھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے (دلیل الطالب ص۲۵۲، عرف الجادی، ابحاث الدروس)

۱۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے زیوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں (بدور الاہلہ ص۱۰۲)

۱۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک شراب ناپاک و نجس نہیں ہے بلکہ پاک ہے (بدور الاہلہ ص۱۵، دلیل الطالب ص۴۰۴، عرف الجادی ص۲۴۵)

۱۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک سونے چاندی کے زیور میں سود نہیں ہوتا جس طرح چاہے بیچے خریدے کمی زیادتی ہر طرح جائز ہے (دلیل الطالب ص۵۰۷)

۱۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک منی پاک ہے۔ (بدور الاہلہ ص۱۵ دیگر کتب بابا)

۱۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے (بدور الاہلہ ص۷۱)

۱۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک جوان مردوں اور لڑکوں کو چاندی کا زیور پہننا جائز ہے (بدور الاہلہ ص۲۵۶، دلیل الطالب ص۲۴۴ و ص۲۴۵)

۱۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر کوئی قصداً نماز چھوڑ دے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں۔ اور نہ اس نماز کا قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (دلیل الطالب ص۲۵۰)

۱۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک تمام جانوروں کا پیشاب پاک ہے (بدور الاہلہ ص۱۶)

۱۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک دریا کے تمام جانور زندہ ہوں یا مردہ سب حلال ہیں مگر طافی (بدور الاہلہ ص۳۳۳ و عرف الجادی ص۲۳۵)

۲۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک چاندی سونے کے برتن استعمال کرنا جائز ہے (بدور الاہلہ ص۲۵۶)

۲۱۔ غیر مقلدین کے نزدیک جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہو تو وہ شخص اس کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے گرچہ وہ لڑکی اسی زنا سے پیدا ہوئی ہو (عرف الجادی ص۱۱۳)

۲۲۔ غیر مقلدوں کے نزدیک مشت زنی کرنی یا اور کسی چیز سے منی خارج کرنا اس شخص کے لئے مباح ہے جس کے بیوی نہ ہو۔ اور اگر زنا میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو واجب و مستحب ہوتا ہے (عرف الجادی ص۲۰۷)

۲۳۔ غیر مقلدین کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے، اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں (بدور الاہلہ ص۳۴۱)

۲۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں (عرف الجادی ص۲۰۰)

۲۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک نجاست گرنے سے کوئی پانی ناپاک نہیں ہوتا پانی تھوڑا ہو یا بہت۔ نجاست پاخانہ و پیشاب ہو یا اور کوئی ہو جب رنگ و بو مزہ ظاہر ہو تو ناپاک ہو جائے گا۔ (عرف الجادی ص۹)

۲۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک اگر نمازی ناپاک بدن سے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ اور وہ گنہگار ہے۔ (بدور الاہلہ ص۳۹)

۲۷۔ غیر مقلدین کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا (دستور المتقی)

۲۸۔ غیر مقلدین کے نزدیک سر منڈانا خلاف سنت اور خارجیوں کی علامت ہے۔ (البنیان المرصوص ص۱۹۹)

۲۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔ (البنیان المرصوص ص۱۰۳)

۳۰۔ غیر مقلدین کے نزدیک عورت [illegible]

[illegible]

۳۱۔ غیر مقلدوں کے نزدیک نمازی کے کپڑوں کے واسطے پاک ہونا شرط نہیں اگر کسی نے ناپاک کپڑوں میں بغیر کسی عذر کے قصداً نماز پڑھی تو اس کی نماز صحیح ہو جاتی ہے (دلیل الطالب ص۲۶۳، عرف الجادی ص۲۲، بدور الاہلہ ص۳۹)

۳۲۔ غیر مقلدین کے نزدیک ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہننے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (دستور المتقی ص۹)

۳۳۔ رمضان میں روزہ کی حالت میں کسی نے قصداً کھا پی لیا تو غیر مقلدوں کے نزدیک اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے (دستور المتقی ص۱۰۲)

۳۴۔ غیر مقلدین کے نزدیک پردہ کی آیت خاص ازواج مطہرات کے بارے میں وارد ہوئی ہے۔ امت کی عورتوں کے واسطے نہیں ہے — (البنیان المرصوص ص۱۶۹)

۳۵۔ غیر مقلدین کے نزدیک سیاہی (خضاب) بالکل جائز ہے حرمت کی حدیث ثابت نہیں (بدور الاہلہ ص۳۵ و عرف الجادی ص۲۳۳)

۳۶۔ غیر مقلدین کے نزدیک جانور کے ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے اس کا کھانا جائز ہے (عرف الجادی ص۲۲۹)

۳۷۔ نابالغ لڑکا اگر بالغین کی امامت کرے تو اس کی امامت صحیح ہے — (عرف الجادی ص۳۰)

۳۸۔ مولوی وحید الزمان غیر مقلد لکھتے ہیں جو شخص نکاح یا خوشی کی مجلس میں باجے بجائے اس کو کوئی حق کہ بنظر ضرورت و تعصب ہے (اسرار اللغۃ پ ہشتم ص۲)

۳۹۔ غیر مقلدین کے نزدیک [illegible] طلاق نہیں پڑتی ([illegible] ص۲)

٤٠۔ شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے تین سو سے زیادہ مسئلو... غلطی کی ہے (فتاویٰ حدیثیہ ص۸۵)

٤١۔ غیر مقلدین کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو ا... دینی چاہیئے (اسرار اللغت پارہ دہم ص۹)

٤٢۔ غیر مقلد کا مذہب ہے کہ اگر رنڈی نے زنا سے مال کمایا اور اس کے ... اس نے توبہ کرلی تو وہ مال اس کے اور تمام مسلمانوں کے لئے حلال اور ... ہو جاتا ہے (دیکھو فتویٰ مولوی عبد الستار نذیر پوری مورخہ ۲۲ ربیع الآخر ...

٤٣۔ غیر مقلدین کے نزدیک خطبہ میں خلفاء کا ذکر کرنا بدعت ہے (ہدیۃ المہدی ص...)

٤٤۔ غیر مقلدین کے نزدیک متعہ جائز ہے (ہدیۃ المہدی ص۱۰)

٤٥۔ غیر مقلدین کے نزدیک جو شخص عورتوں اور لونڈیوں سے وطی یعنی پیچھے کے مقام میں ہمبستری کرے اس کو منع نہیں کرنا چاہیئے کہ مسئلہ مختلف فیہا ہے (ہدیۃ المہدی ص۱۱۸)

٤٦۔ غیر مقلدین کے نزدیک گانے اور مزامیر سے لوگوں کو منع نہیں ... چاہیئے (ہدیۃ المہدی ص۱۱۸)

٤٧۔ غیر مقلدین کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال حج... ہیں۔ (ہدیۃ المہدی ص۲۱)

غیر مقلدوں کے چالیس فریب

کتاب حقیقۃ الفقہ تصنیف غیر مقلد مولوی محمد یوسف جے پوری جو دوسرے غیر مقلد مولوی داؤد غزنوی کی تقریظ کے بعد ادارہ دعوت الاسلام مومن پورہ بمبئی سے شائع ہوئی ہے وہ حنفیوں کو ان کے مذہب سے نفرت دلانے اور بعض غیر مقلد وہابی بنانے کے لئے شروع سے آخر تک پوری کتاب فریب سے بھری ہوئی ہے۔ ہم اس مقالہ میں اس کتاب کے صرف چالیس فریب نقل کرتے ہیں۔

(۱) حقیقۃ الفقہ ص۲۹ پر حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین سے حنفیہ کو گمراہ فرقوں میں سے شمار کیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان غیر مقلدوں کے اس فریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ صریح غلط اور افترا برافترا ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا لکھا ہے غنیۃ الطالبین کے یہاں صریح لفظ یہ ہیں کہ ھم بعض اصحاب ابی حنیفۃ وہ بعض حنفی ہیں اس سے نہ حنفیہ پر الزام آسکتا ہے نہ معاذ اللہ حنفیت پر۔ آخر یہ تو تمہیں معلوم ہے وہ سب جانتے ہیں کہ حنفیہ میں بعض معتزلی تھے جیسے زمخشری صاحب کشاف و عبد الجبار و مطرزی صاحب مغرب و زاہدی صاحب قنیہ و حاوی و مجتبیٰ پھر اس سے حنفیت و حنفیہ پر کیا الزام آیا؟ —— بعض شافعیہ زیدی رافضی

ہیں۔ اس سے شافعیہ و شافعیت پر کیا الزام آیا؟ ـــــ سنیوں کے وہابی سب حنبلی ہیں۔ پھر اس سے حنفیہ و حنفیت پر کیا الزام آیا؟ ـــ جانے دو رافضی، خارجی، معتزلی، وہابی سب اسلام ہی میں نکلے اور اسلام کے مدعی ہوئے پھر معاذ اللہ۔ اس سے اسلام و مسلمین پر کیا الزام آیا؟ (فتاوٰی رضویہ جلد نہم ص۲۸)

خلاصہ یہ کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بعض حنفیوں کو گمراہ فرمایا ہے جو فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کرتے تھے اور غلط عقیدہ رکھتے تھے۔ جیسے کہ آج کل دیوبندی اور مودودی وغیرہ فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم کی پیروی کرنے کے سبب حنفی کہلاتے ہیں اور غلط عقیدہ رکھنے کی وجہ سے گمراہ و بدمذہب ہیں۔

(۲) اور ص۱۹۰ پر عالمگیری کے حوالے سے ہے کہ زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ ـــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ یہ مسئلہ فتاوٰی عالمگیری میں ہرگز نہیں ہے۔

(۳) اور پھر اسی کتاب کے ص۹۳ پر ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ بغیر جماع کے منی فرج میں داخل ہوگئی اور عورت حاملہ ہوگئی تو اسی وقت غسل لازم ہوگا ـــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے لہٰذا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْن پڑھیں۔

(۴) اور ص۱۹۷ پر درمختار کے حوالے سے ہے کہ پیشاب حلال

جانوروں کا نجاست دور کرنے والا ہے ـــ یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری ہے اس لئے کہ درمختار میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس میں یہ ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب نجاست ہے۔ دیکھئے جلد اول ص۱۴۰۔ اور جو چیز نجاست ہے وہ نجاست ہرگز نہیں دور کر سکتی۔

(۵) اور ص۱۹۸ پر فتاوٰی عالمگیری کے حوالے سے ہے کہ پاخانہ یا پیشاب لگ کر خشک ہوگئی تو رگڑنے سے پاک ہے ـــ عالمگیری میں یہ مسئلہ صرف چمڑہ کے موزہ کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ اس کی اصل عبارت یہ ہے الخف اذا اصابته النجاسة ان كان لها جرم ... بالدلک ... والمنی يطهر بالحت اذا يبس (جلد اول)

غیر مقلدوں کا یہ شاق ہے کہ ہر چیز پاک بنانا۔ یہ ... مکر ہے یہ بھی ان کا فریب ہے۔

(۶) اور ص۱۰۰ پر درمختار کے حوالے سے ہے کہ سور نجس العین نہیں۔ ـــ یہ بھی غیر مقلدوں کا افتراء و بہتان اور حنفی مذہب سے عوام کو بھڑکا کر غیر مقلد وہابی بنانے کے لئے کھلا ہوا فریب ہے۔ یہ مسئلہ درمختار میں ہرگز نہیں ہے بلکہ فقہ حنفی کی ہر کتاب میں یہ ہے کہ سور نجس العین ہے فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْن۔

(۷) اور ص۲۰۳ پر منیۃ المصلی کے حوالے سے ہے کہ ہر قسم کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے ـــ یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے اس لئے کہ منیۃ المصلی میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس کے ص۹۶ پر یہ ہے کہ سور اور آدمی کے علاوہ ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے كل اهاب دبغ فقد

طرح رت الصلاۃ معہ الاحلد الحمر برۃ الادمی

(۸) اور صفحہ ۲۵ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ سور یا کتے کی پیٹھ پر نماز ہو جاتی ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔ جھوٹوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے صاحب ہدایہ پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔

(۹) اور صفحہ ۲۶ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ عمامہ پر مسح جائز ہے ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں اس طرح مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کے صفحہ ۳۳ پر لکھا ہے [illegible] المسح علی العمامة یعنی عمامہ پر مسح جائز نہیں

(۱۰) اور صفحہ ۲۵ پر در مختار کے حوالہ سے ہے کہ نماز جنازہ و عید کے واسطے تیمم کرنا جائز ہے اگرچہ پانی موجود ہو ـــــ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے۔ اس لئے کہ اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ پانی ہوتے ہوئے ہر صورت میں نماز جنازہ و عید کے لئے تیمم جائز ہے حالانکہ پانی ہوتے ہوئے نماز جنازہ و عید کے واسطے صرف اس صورت میں تیمم جائز ہے جب کہ وضو یا غسل کرنے میں ان کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ جلد اول صفحہ ۱۶۱ پر در مختار کی عبارت یہ ہے [illegible]

[illegible]

(۱۱) اور صفحہ ۲ پر در مختار، ہدایہ، قدوری، اور منیۃ المصلی کے حوالے سے ہے کہ بجائے اللہ اکبر، اللہ اکبر یا اللہ اکبار کہنا جائز ہے ـــــ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو اس لئے کہ مذکورہ

چاروں کتابوں میں سے کسی میں یہ مسئلہ نہیں ہے۔ اور اللہ اکبار یا اللہ اکبار کہنا کیسے جائز ہو سکتا ہے جب کہ اکبار کبر کی جمع ہے جس کا معنی ہے ڈھول۔ اور وہ یا تو حیض کا نام ہے یا شیطان کا۔ (دیکھئے شامی جلد اول صفحہ ۳۲۰ اور منیۃ المصلی صفحہ ۲۰ میں ہے اگر قال اللہ اکبار لا تصیر شارعا ولو قال فی خلال الصلاۃ تفسد صلاته لانه اسم الشیطان۔ یعنی اگر ابتدا میں اللہ اکبار کہا تو نماز شروع نہ ہوگی اور اگر درمیان میں اس طرح کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ اکبار شیطان کا نام ہے۔ واضح ہو گیا کہ یہ بھی غیر مقلدوں کا اتہام و الزام اور کھلا ہوا فریب ہے۔

(۲) اور صفحہ ۲ پر عالمگیری کے حوالے سے ہے کہ امام قرات شروع کرے تو مقتدی سبحانک اللہم پڑھ لے ـــــ فتاوی عالمگیری میں یوں ہے کہ جب امام آہستہ قرات کرتا ہو تو مقتدی ثنا پڑھ لے اور جب وہ بلند آواز سے قرات کرے تو نہ پڑھے (دیکھئے جلد اول صفحہ ۸۵) لہذا یہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے۔

(۱۳) اور صفحہ ۲۱ پر در مختار اور ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ کتے بلی کو بلانے یا گدھے کو ہانکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ـــــ حنفی عوام کو بہکانے کے لئے یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ دونوں کتابوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے فلعنة اللہ علی الکذبین۔

(۱۴) اور صفحہ ۲۱۲ پر ہدایہ منیہ کے حوالے سے ہے کہ ننگے ہونے پر نظر کی اور اس کے معنی و باطن کے تو نماز فاسد ہوئی ـــــ

فارسی زبان میں دریافت کا معنیٰ ہے سمجھنا مگر اردو میں اس کا معنیٰ ہے پوچھنا۔ تو ماہ بدمست جو فارسی ہیں ہے اس کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ کچھ لکھا ہوا دیکھا، اور اس کا معنیٰ سمجھ گیا تو نماز فاسد نہ ہوگی خدائے تعالیٰ ایسے مکاروں کے فریب سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے آمین۔

(۱۵) اور ص۲۱۳ میں ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ نماز فجر میں قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ سے ثابت ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۱۶) اور پھر ص۲۱۳ پر درمختار اور عالمگیری کے حوالے سے ہے کہ جمعہ کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ شہر ہو جہاں حدود شرعیہ قائم ہوں ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب ہے اس لئے کہ ہماری کتابوں میں یہ ہرگز نہیں ہے کہ ایسا شہر ہو جہاں حدود شرعیہ قائم ہوں بلکہ یہ ہے کہ شہر میں ایسا حاکم ہو جو حدود شرعیہ قائم کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔ درمختار جلد اول ص۵۳۶ میں ہے المصر هو كل موضع له امير وقاض يقدر على اقامة الحدود اور فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص۱۳۵ میں ہے معنى اقامة الحدود القدرة عليها

(۱۷) اور ص۲۱۴ میں شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ خطبہ ایک تسبیح (سبحان اللہ) کے برابر ہو ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب ہے اس لئے کہ ہماری کسی کتاب میں نہیں ہے کہ خطبہ تسبیح کے برابر ہو بلکہ یہ ہے کہ دو خطبے ہوں جن میں خدائے

کی وحدانیت اور رسول اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت ہو، حضور پر درود ہو، کم سے کم قرآن میں ایک آیت کی تلاوت ہو، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہو، دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا ہو اور خلفائے راشدین وغیرہ کا ذکر ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ——— البتہ شرح وقایہ میں یہ ہے کہ ایک تسبیح کی مقدار خطبہ شرط ہے۔ یعنی اگر کسی نے اتنا بھی خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی۔

(۱۸) پھر ص۲۴۸ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ تیمم میں ایک ضرب کی حدیث بخاری میں بطرق کثیرہ ہیں اور صحیح ہیں۔ ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا بہتان اور دروغ فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ اور شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۱۹) پھر اسی صفحہ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ تیمم میں دو ضرب کی احادیث ضعیف ہیں اور موقوف بھی ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ کتابوں میں یہ بات ہرگز نہیں ہے۔

(۲۰) اور ص۲۴۹ میں ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ امام ابوحنیفہ کی ایک مثل کی روایت اقویٰ صحیح ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے کیونکہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۱) پھر اسی ص۲۴۹ پر شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ [illegible] دو دو بار اللہ اکبر کے ایک ایک رہیں ——— یہ بھی غیر مقلدوں کی عبارتی دھوکہ اور فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۲) پھر صفہ ۵۰ میں منیۃ المصلی کے حوالہ سے ہے کہ جب منہ کعبہ کی طرف ہے تو کعبے کی نیت کرنی جائز نہیں ——— منیۃ المصلی میں یہ ہرگز نہیں ہے بلکہ اس میں یہ ہے کہ امام ابو بکر محمد بن حامد نے فرمایا کہ جب منہ کعبہ شریف کی طرف ہو تو کعبہ کی نیت کرنا شرط نہیں اور شیخ امام ابو بکر محمد بن فضل نے فرمایا کہ شرط ہے (دیکھئے منیۃ المصلی صفہ ۹۹) یعنی جائز نہ ہونا کسی کا قول نہیں ہے یہ بھی غیر مقلدوں کی کھلی ہوئی مکاری ہے۔

(۲۳) پھر اسی صفہ ۲۵ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین ضعیف ہے۔ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔ ہدایہ بھی غیر مقلدوں کا واضح فریب ہے

(۲۴) اور پھر اسی صفہ ۲۵ میں شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث باتفاق ائمہ محدثین صحیح ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے۔ لہذا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ پڑھیں۔

(۲۵) اور صفہ ۲۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کی احادیث ضعیف ہیں ——— یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۶) پھر اسی صفحہ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ حضرت علی کا قول بھی منع فاتحہ میں ضعیف ہے۔ باطل ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ بھی نہیں ہے۔

(۲۷) اور صفہ ۵۲ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ رفع الیدین کی حدیثیں بہ نسبت ترک رفع کے قوی ہیں ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۲۸) پھر اسی صفہ ۲۵۲ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے رفع الیدین نہ کرنے کی حدیث ضعیف ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا فریب اور جھوٹ ہے کیونکہ یہ شرح وقایہ میں ہرگز نہیں ہے۔

(۲۹) اور صفہ ۲۵۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تین میل تک کی مسافت میں قصر جائز ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا جھوٹ اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ یہ بھی شرح وقایہ میں نہیں ہے۔

(۳۰) اور صفہ ۲۵ پر ہدایہ شرح وقایہ اور منیۃ المصلی کے حوالہ سے ہے کہ وتر ایک رکعت بھی ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور واضح فریب ہے کیونکہ ان کتابوں میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۱) پھر اسی صفحہ پر ہدایہ کے حوالہ سے ہے کہ ایک وتر پر مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کی مکاری اور کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ ہدایہ میں یہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۲) پھر اسی صفہ ۲۵ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تین وتر کی روایت ضعیف ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کی عیاری اور فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ ہرگز نہیں۔

(۳۳) اور صفہ ۲۵۹ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ بعد رکوع کے دعائے قنوت پڑھنے کی روایت ... سے ہے۔ یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب ہے ... میں یہ

بھی نہیں ہے۔

(۳۴) پھر اسی صفحہ ۲۵۸ میں ہدایہ کے حوالے سے ہے کہ نماز فجر میں [illegible]
قنوت پڑھنا چاروں خلفائے راشدین و عثمان [illegible]
و موسیٰ اشعری، ابن عباس [illegible] ابو ہریرہ [illegible] انس [illegible]
بن سعد وغیرہ [illegible] رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثابت ہے [illegible]
[illegible] اکثر [illegible] گئے ہیں ——— [illegible] میں یہ ہرگز نہیں ہے۔
غیر مقلدوں نے اپنا جھوٹا مذہب پھیلانے کے لئے جھوٹ اور فریب
سے کام لیا ہے۔ [illegible] لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

(۳۵) اور صفحہ ۲۵۹ پر در مختار [illegible] اور شرح وقایہ کے حوالے سے
ہے کہ تراویح بیس رکعت کی حدیث ضعیف ہے ——— یہ بھی
غیر مقلدوں کا جھوٹ اور فریب ہے۔ انھوں نے اپنا جھوٹا مذہب
پھیلانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا ہے۔

(۳۶) پھر اسی صفحہ پر شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ تراویح [illegible]
رکعات کی حدیث صحیح ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں کا کھلا ہوا فریب
ہے اس لئے کہ شرح وقایہ میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔

(۳۷) اور صفحہ ۲۶۰ پر شرح وقایہ کے حوالہ سے ہے کہ تراویح [illegible]
رکعات سنت ہیں اور بیس مستحب ہیں ——— یہ بھی غیر مقلدوں
کی عیاری اور صریح فریب ہے کیونکہ شرح وقایہ میں یہ بھی نہیں ہے۔

(۳۸) اور صفحہ ۲۶۲ پر ہدایہ و شرح وقایہ کے حوالے سے ہے کہ نماز
عیدین میں بارہ تکبیروں کی حدیث صحیح ہے ——— یہ بھی غیر مقلدوں
کا کھلا ہوا فریب ہے اس لئے کہ مذکورہ کتب میں یہ بات ہرگز

نہیں ہے۔

(۳۹) پھر اسی صفحہ پر قدوری کے حوالہ سے ہے کہ [illegible]
[illegible] تکبیرات [illegible] ——— یہ بھی [illegible] صریح فریب
ہے کیونکہ قدوری میں یہ مسئلہ ہرگز نہیں ہے۔

(۴۰) اور اسی کتاب [illegible] الفقہ کے صفحہ ۲۶۲ پر [illegible]
[illegible] ہے کہ مولوی [illegible] اسمٰعیل دہلوی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے کہ خدائے عزوجل [illegible] سچائی [illegible]
[illegible] مذہب حق اہل سنت و جماعت قبول کرنے کی انھیں توفیق
عطا فرمائے۔ (آمین)

مختصر سوانح

حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۱۵۰ھ)

آپ کا نام نامی نعمان، کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم و امام المسلمین ہے۔ آپ فارس کے بادشاہ نوشیرواں کی اولاد سے ہیں۔ سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن کیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں۔

آپ کے دادا مشرف باسلام ہو کر کوفہ شہر میں سکونت پذیر ہوئے وہیں آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے باپ ثابت اپنے بچپن کے زمانہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لائے گئے تو آپ نے ان کے لئے اور ان کی اولاد میں خیر و برکت کی دعا فرمائی۔

آپ کے زمانہ مبارکہ میں تقریباً بائیس صحابہ زندہ تھے جن میں سے سات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ کی ملاقات ثابت ہے۔ حضور حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن اوفیٰ حضرت معقل بن یسار اور حضرت واثلہ بن الاسقع ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور حضرت انس و حضرت جابر و حضرت واثلہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ نے حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

حدیث شریف میں آپ کے متعلق بشارت بھی دی گئی ہے۔ محدث زمانہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

نے سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس حدیث شریف میں بشارت دی ہے جسے ابونعیم نے حلیہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ۔ یعنی اگر علم ثریا پر پہنچ جائے تو فارس کے جواں مردوں میں سے ایک جواں مرد ضرور اس تک پہنچ جائے گا (تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ اردو ص۶)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث ہے جس کے اصل الفاظ صحیح بخاری اور مسلم میں یہ ہیں لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ۔ یعنی اگر ایمان ثریا کے نزدیک پہنچ جائے تو مردان فارس اس تک ضرور پہنچ جائیں گے (تبییض الصحیفہ اردو ص۶)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ معجم طبرانی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِّنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ۔ یعنی اگر دین ثریا میں معلق ہو جائے تو یقیناً مردان فارس کے لوگ لے حاصل کر لیں گے (تبییض الصحیفہ اردو ص۶)

ان احادیث کریمہ میں "ابنائے فارس" اور "رجال فارس" سے حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب مراد ہیں۔

آپ نے چار ہزار مشائخ تابعین و تبع تابعین سے حدیث و فقہ حاصل کیا جن میں سے بعض حضرات کے نام یہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق، نافع

مولی ابن عمر، موسیٰ بن ابی عائشہ، سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب، سعید بن مسروق، سلمہ بن کہیل، سلیمان بن مہران اعمش، طاؤس بن کیسان، عبداللہ بن دینار، عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن یسار، محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضیٰ، محمد بن عمرو بن الحسن بن علی المرتضیٰ، ولید بن سریع مولی عمر بن الخطاب اور ہشام بن عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

آپ نے تمام علوم میں کامل ہونے کے بعد گوشہ نشینی کا ارادہ فرمایا تو ایک رات آپ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے ابوحنیفہ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے میری سنت زندہ کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے تو آپ گوشہ نشینی کا ارادہ ہرگز نہ کریں۔ اس بشارت کے بعد آپ درس وتدریس اور مسائل شرعیہ کے اجتہاد واستنباط میں مشغول ہوگئے یہاں تک کہ آپ کا مذہب ساری دنیا میں پھیل گیا۔

آپ کے شاگرد بے شمار ہوئے جن میں سے ساٹھ شاگردوں کا ذکر بعض محدثین نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ ان میں سے چند بزرگوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ امام ابویوسف، امام محمد، امام زفر، حسن بن زیاد لولوی، ابومطیع بلخی، عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، زکریا بن ابی زائدہ، حفص بن غیاث نخعی، رئیس الصوفیہ داؤد طائی، یوسف بن خالد، اسد بن عمرو اور نوح بن مریم وغیرہم۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسائل کے اجتہاد اور احکام کے استنباط کی مشغولیت کے سبب روایت حدیث کا بہت کم موقع ملا

...سے کہ حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ...ور خلافت کی مشغولیت کے سبب حدیث کی روایت کا اتفاق کم ہوا۔ مگر ...کے باوجود حضرت امام اعظم کی روایت کردہ حدیثوں کی پندرہ مسندیں ...کی گئی ہیں اور آپ کے شاگرد اکابر محدثین کے شیوخ میں شمار کئے گئے ...۔ جیسے یحییٰ بن معین، وکیع بن جراح، مسعر بن کدام، عبداللہ بن مبارک ...م ابویوسف، احمد بن حنبل۔ اور بالواسطہ اصحاب صحاح ستہ یعنی حضرت ...م بخاری اور حضرت امام مسلم وغیرہ بھی حضرت امام اعظم کی شاگردی سے ...ر نہیں ہوسکے۔

زرقانی شارح موطا نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ...یت کردہ حدیثوں کی تعداد میں کئی قول نقل کئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ ...مرویات پانچ سو ہیں۔ دوسرے یہ کہ سات سو ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک ...رسے کچھ زائد ہیں۔ چوتھے یہ کہ ایک ہزار سات سو ہیں۔ پانچویں یہ کہ ...سو سترہ ہیں۔

اور غیر مقلدین جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ ...لیٰ عنہ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہیں اور ثبوت میں ابن خلدون کا حوالہ ...ش کرتے ہیں تو وہ سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ یہ ابن خلدون کا عقیدہ ...یں ہے اور نہ اس کا قول ہے بلکہ اس نے دوسرے کا قول حکایۃً نقل ...ہے۔ اور اغلب یہ ہے کہ اس نے سبعمائۃ لکھا تھا اور کاتب کی غلطی سے ...عشر ہوگیا۔ یا ازراہ حسد قصداً ایسا کیا گیا۔ اس لئے کہ بقول حضرت ...ی قاری حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراسی ہزار مسائل حل فرمائے ...جن میں سے اڑتیس ہزار مسائل عبادات سے متعلق ہیں اور باقی مسائل

معاملات کے بارے میں ہیں۔

تو اگر آپ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہوتیں تو اتنے زیادہ مسائل آپ ہرگز نہیں حل کر سکتے تھے، نہ علامہ ذہبی شافعی تذکرۃ الحفاظ میں آپ کا ذکر حفاظ حدیث میں کرتے، نہ اکابر علمائے حدیث آپ کو اپنا شیخ بناتے، نہ آپ کے لئے امام کا لقب تسلیم کرتے، نہ محدث زمانہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی اور دیگر علمائے سلف آپ کے فضائل و مناقب میں بڑی بڑی کتابیں لکھتے۔

غرضیکہ غیر مقلدوں کا یہ پروپگنڈہ کہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہیں بالکل جھوٹ ہے۔ اسے وہی شخص صحیح مان سکتا ہے جسے آپ کے علم سے حسد ہوگا اور یا تو وہ آپ کے علم سے جاہل ہوگا۔ جو آپ کی مرویات کو دیکھنا چاہے وہ موطا امام محمد، کتاب الآثار، کتاب الحج، سیر کبیر اور حضرت امام ابو یوسف کی کتاب الخراج، کتاب الامالی، مجرد بن زیاد وغیرہا کا مطالعہ کرے۔ ان میں امام اعظم کی روایت کردہ کئی سو حدیثیں صحیح اور حسن ملیں گی۔

آپ کی تصنیفات فقہ اکبر، کتاب الوصیۃ، کتاب العالم والمتعلم اور کتاب الفقود وغیرہ ہیں۔ آپ کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا۔ مزار اقدس بغداد شریف کے خیزراں قبرستان میں زیارت گاہ خاص و عام ہے جس پر سب سے پہلے سلطان ملک شاہ سلجوقی نے ۴۵۹ھ میں شاندار گنبد بنوایا اور آپ کے آستانہ عالیہ پر حنفیوں کے لئے مدرسہ حنفیہ قائم کیا۔ (ماخوذ از تبییض الصحیفہ، خیرات الحسان، حدائق الحنفیہ، مقدمۃ المفتی، سوانح امام اعظم)

نماز میں مردوں کو چاہیے کہ وہ عورتوں کی طرح سینے پر نہیں بلکہ مردوں کی طرح ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے

(۱)
حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔ (سنن ابو داؤد شریف ص ۲۲۲، ج ۱، مطبوعہ ملتان)

(۲)
علقمہ بن وائل بن حجر اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا:
"میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز کی حالت میں دیکھا۔ آپ نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا ہوا تھا"
(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۰، ج ۱)

نوٹ: حدیث نمبر ۲، ہر وقت کے نسخوں میں موجود ہے۔ تحریف فی الدین میں غیر مقلدین کا اعلیٰ مقام رکھنے کی پاکستانی نسخوں سے اس حدیث شریف کو نکال دیا گیا ہے لیکن الحمد للہ اس کی صحت کی دلیل یہ ہے کہ غیر مقلدین ہی کے محقق، مستند عالم قاضی شوکانی کی کتاب نیل الاوطار ص ۲۵، ج ۳ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

چیلنج و انعام: اہل حدیث (غیر مقلدین) حضرات کو چیلنج ہے کہ وہ صحاح ستہ سے کوئی ایک بھی مرفوع حدیث پیش کریں جس میں ہو کہ قیام میں ہاتھ کو سینے پر باندھا جائے۔ چیلنج قبول کرنے والے اہل حدیث پیش کرنے والے کو اہل حضرت علامہ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی کے عرس کی تقریب کے موقع پر (۲۵۰۰۰) پچیس ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

ملیر کراچی۔

نماز میں رفع یدین نہ کرو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میں تم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ تمہارے ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ نماز سکون کے ساتھ پڑھا کرو۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں۔ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مسعود کی حدیث حسن ہے اور کئی صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں۔ (ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

حدیث شریف: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو ان حضرات نے تکبیر اولیٰ (تحریمہ) کے سوا کہیں ہاتھ نہ اٹھائے۔ (دارقطنی، ابن عدی)

وضاحت: شروع اسلام میں نمازوں میں رفع یدین ہوتا تھا پھر حضور اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمادیا اور صحابہ کرام نے بھی رفع یدین کرنا چھوڑ دیا تھا۔

چیلنج وانعام: تمام غیر مقلدین کو چیلنج ہے کہ کوئی ایک صحیح غیر معارض حدیث پیش کریں جس میں یہ ہو کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ رفع یدین کیا اور اسے کبھی نہیں چھوڑا، ورنہ رفع یدین کرنا چھوڑ دیں۔ چیلنج والی حدیث مہیا کر کے پیش کرنے والے کو خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھٹی شریف کے صدقے میں ۱۰ کروڑ روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

ملیر کراچی نمبر ۲